ناولز کی دیوانی

ازقلم حُسنِ کنول

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

وہ حسنِ سراپا جب محفل میں آئی ی تو سب کی نظریں اسی پر ٹک گ ئی یں۔۔۔۔۔۔۔وہ دیوانا بھی انھی میں کھڑا اسے سر سے پاؤ ں تک بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اس حسن سراپا نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اور اس دیوانے کو دیکھ کر بھی آن دیکھا کر دیا۔۔۔۔

یہ کوئی ی پہلی بار نہ تھا۔۔۔اس ل ئی ے وہ دیوانا خود کے یوں اگنور ہونے کو خاطر میں نہ لایا۔۔۔۔۔۔۔

"بریانی کھائی یں گی آپ؟؟" وہ لڑکا جو اٹھ کر پانی نہ پیتا ہو۔۔۔اس حسنِ سراپا کے اردگرد طواف کر رہا تھا۔۔۔۔بریانی کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑے اس کے وجود کو تکتے ہوئے استفسار کرنے لگا

اس نے ایک سرسری سی نظر اس حسین و خوبرو نوجوان کی جانب کی۔۔۔۔۔جو اس کے دلفریب وجود کو دیوانوں کی طرح تک رہا تھا۔۔۔۔

"برتن کب دھوگ ئی؟؟" اچانک اس حسین لڑکے کی آواز بھاری بھاری محسوس ہوئی ی---

"کیا؟؟" وہ الجھی نگاہ سے اسے دیکھ بولی---

"میں پوچھ رہی ہوں ---کب تک سوئی ی پڑی رہو گی ؟؟--- ڈھیرو برتن پڑیں ہیں کچن میں -----اٹھو جاکر دھو-----نکمی کہیں کی----یا تو ناول پڑھتی رہے گی ---یا سوتی رہے گی--اور تو کوئی ی دوسرا کام ہی نہیں ہے اسے زندگی میں "لاریب بیگم کب سے اسے آواز لگا رہی تھیں---اب تو انھوں نے ہاتھ پکڑ کر زبرستی کھینچتے ہوئے اٹھاکر ہی بیٹھا دیا تھا----

افففف۔۔۔آپ اور آپ کے کام ۔۔۔ ختم ہی نہیں ہوتے کبھی۔۔۔۔"حریمین منہ بسورے بول رہی تھی۔۔۔

"خدا کا خوف کر لڑکی۔۔۔۔دوپہر کے دو بجے تک سوئی ی پڑی ہے۔۔۔۔اور یہ کام خوش نصیبوں کو ملتا ہے۔۔۔اس پر منہ نہ بگاڑا کر۔۔۔۔"لاریب بیگم نے روز کی طرح اسے سنانا شروع کردیا تھا۔۔۔۔جس پر وہ انگلی کان میں ڈال کر ہلانے لگی۔۔۔۔لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

"امی اس سے کہیں میرے ل ئے ایک پرھاٹا بھی بنادے" شعیب ملتی انداز میں لاریب بیگم سے کہنے لگا۔۔۔جس پر حریمین نے اسے گھوری سے نوازنا شروع کردیا تھا۔۔۔

"امی دیکھ ئیں ۔۔۔ حریمین کی بچی مجھے آنکھیں دیکھا رہی ہے"شعیب ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے شکایت لگانے لگا۔۔۔

حرمین----"لاریب بیگم غراتے ہوئے بولیں---"

"ہائے---اللہ----اگر میری آنکھیں اتنی بڑی بڑی ہیں ---تو اس میں میرا کیا قصور--"وہ اپنی آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے بولی-----"میں تو صرف اس لیے دیکھ رہی تھی--تا کے پوچھوں ---اپنے پیارے چھوٹے اور موٹے بھائی ی سے ---کے پرھاٹے کے ساتھ انڈے بھی بنادوں کیا ؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے ---چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے گویا ہوئی ی----

"بیٹا--ماں ہوں تیری-----زیادہ ہوشیاری نہ کر----چل جلدی جا----اور اب ایک نہیں-----دو تین پرھاٹے بنادینا----تیرا باپ بھی آتا ہی ہوگا--وہ بھی گرم گرم کھا لے گا------"لاریب بیگم نے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے اسے ورن کیا

تھا۔۔۔ساتھ ساتھ دو پرھاٹے مزید اس نکمی لڑکی کی جان پر زیادہ کر ڈالے تھے۔۔۔۔جس پر وہ پاؤں پٹکتی ہوئی ی کچن کی جانب چل دی تھی۔۔۔۔

"ہائےئے۔۔۔۔کتنا خوبصورت ہیرو تھا میرا۔۔۔۔اور مزے کی بات یہ تھی کے میں پھر بھی اسے گھاس نہیں ڈال رہی تھی۔۔۔۔ویسے خواب میں ۔۔۔اس لال میکسی میں ۔۔۔میں تو کوئی ی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔اللہ اللہ ۔۔۔امی نے جگا دیا۔۔۔ورنہ بریانی تو کھا ہی لیتی۔۔۔۔دیکھنے میں تو بڑی مزے دار لگ رہی تھی۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔میرے منہ میں تو پانی آرہا تھا۔۔۔۔"حرین پرھاٹے پکاتے ہوئے ۔۔۔۔خواب کی بریانی کو یاد کر زبان ہونٹوں پر پھیرنے لگی۔۔۔اس کے منہ میں مسلسل پانی کی آمد جاری تھی۔۔۔۔

"کام کام کام ۔۔۔۔دن رات کرئے حرین کام ۔۔۔"وہ برتن دھوتے ۔۔۔۔۔دوہایاں دیتی جارہی تھی۔۔۔۔

"یہ لو ---میں نے برتن بھی دھو دی ئی ے ---دودھ بھی ابال لیا---کچن میں دھو دیا---ابا کے پرھاٹے بھی پکا دی ئی ے---اور اس موٹو شعیب کا انڈا بھی---اب مجھے نکمی مت کہنا---ہاں نی تو---سارے کام بھی کروالیتی ہیں---اور نکمی بھی بولتی رہتی ہیں---"وہ لاریب بیگم کو فخرانہ اپنے سارے کام گنوا کر---آخر میں بڑبڑاتے ہوئے بولی----

"اتنے کام کرنے کے بعد--تیری نازک کمر میں درد تو نہیں ہوگیا؟؟" لاریب بیگم نے طزیہ استفسار کر کے حرین کے مرچیں لگائی یں تھیں----جس پر وہ تلملا اٹھی----

"میری اس نازک کمر کو بچپن سے عادت ہے ----"وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے---شیرنی بھرے لہجے میں گویا ہوئی ی---

"ہائے-----بچپن سے؟؟-----میٹرک پاس کرنے کے بعد تو--تو نے پہلی بار کچن کا دیدار کیا تھا---بڑی آئی ی بچپن والی---"

"اماں---تم ٹھیک ہو---کام بھی سارے کروالیتی ہو---اور مانتی بھی نہیں ہو---"حرمین ایک ہاتھ کمر پر ٹکا----اور دوسرا ہاتھ نچاکر بولی----

"اوروں کی بیٹیاں دیکھ---تیری عمر میں پورا گھر سمبھال رہی ہیں---اور تو---دوپہر دو بجے تک----- اوندھے منہ پڑی--- سوتی رہتی ہے----"لاریب بیگم تو اب روایتی ماؤں کی طرح ذلیل کرنے پر اتر آئیں تھیں----جس پر حرمین تکنی کا ناچ--- ناچ رہی تھی---

"اووو۔۔۔۔اللہ جانے کہاں ہیں ایسی لڑکیاں۔۔۔مجھے کیوں نظر نہیں آتیں۔۔۔۔۔ویسے اماں آپس کی بات ہے۔۔۔ تم مجھے شکر ادا کرنے کا کہتی ہو۔۔ اور خود کتنی ناشکری والی باتیں کرتی ہو۔۔۔۔۔"حرمین کے کہتے ہی لاریب بیگم بھڑک اٹھی تھیں۔۔۔۔

"تو رک۔۔۔۔تجھے تو میں ابھی بتاتی ہوں۔۔۔"یہ کہ کر لاریب بیگم نے اپنی چپل کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔حرمین سمجھ چکی تھی۔۔۔۔اب آگے کی بات صرف لاریب بیگم کی چپل سے ہوگی۔۔۔وہ برق کی پھرتی دیکھاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب دوڑی۔۔۔

"رک تو۔۔۔نکمی ۔۔۔"لاریب بیگم اسے بھاگتا ہوا دیکھ پیچھے سے آواز لگاتے ہوئے بولیں۔۔۔لیکن وہ چڑیا تو پھُر ہوچکی تھی۔۔۔

"یہ ٹھیک ہے---جب تک خود کا پلہ بھاری ہو--بات کرتی ہیں---جیسے ہی میرا پلہ بھاری ہونے لگتا ہے----اپنی چپل بیچ میں لے آتی ہیں---"وہ منہ بسور کہتی ہوئی ی بیڈ پر بیٹھی تھی----

ابھی وہ منہ ہی منہ بڑبڑا ہی رہی تھی کے سیل میں نوٹیفیکیشن کی رنگ ہوئی ی---

"آہ---میرے ناول کی قسط آگ ئی ی---اللہ---کتنا انتظار کراتے ہیں یہ ظالم رائیٹرز---انھیں کیا خبر---کیسے ہم گھڑی اور سیل کے نوٹیفیکیشنز کو دیکھ دیکھ کر وقت گزارتے ہیں-----اللہ کرئے--آج تو حسنِ کنول نے زرمین کی حقیقت قسط میں ڈالی ہو----مجھ سے اور سسپنس برداشت نہیں ہو رہا---"حرمین سیل پر ناول کی قسط کا نوٹیفیکیشن دیکھ خوشی سے دو دو فٹ اچھل کر بولی تھی----

اووو۔۔۔مزے دار۔۔۔۔"پوری پانچ چھ ہزار کی ایپی وہ ناول دیوانی دو تین منٹ میں" چاٹ گ ئ ی تھی۔۔۔۔

یہ تو ختم۔۔۔افففف۔۔۔۔پورے دن انتظار کرنے کے بعد اتنی سی ایپی ۔۔۔اب" یار۔۔۔۔اب پھر انتظار کرؤ۔۔۔۔۔۔ابھی کمنٹ میں لکھتی ہوں۔۔۔تھوڑی لمبی ایپی دے دیا کریں۔۔۔ہم بیچارے ریڈرز پر کچھ تو رحم کریں۔۔۔اتنی سی ایپی۔۔۔۔مطلب پورے 24 گھنٹے انتظار کرنے کے بعد صرف دو منٹ کی ایپی ۔۔۔۔۔۔۔یہ بہت ناانصافی ہے ۔۔۔حُسنِ کنول۔۔۔بہت۔۔۔۔"اس نے رائی ٹر کے کمنٹ باکس میں اپنا پُرزور احتجاج ریکارڈ کروایا تھا۔۔۔۔

اس کے کمرے کی سائٹ دیوار پوری ناولز سے سجی ہوئ ی تھی۔۔۔ جنھیں دیکھ دیکھ کر ۔۔۔وہ دیوانی جیتی تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ایک ہاتھ سے چائے پینے اور دوسرے ہاتھ سے سیل پر ناول ریڈ کرنے میں مصروف تھی ۔۔۔کے اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔پہلے تو دو تین بار اسنے مکمل اگنور کیا ۔۔۔لیکن پھر جب کچن سے لاریب بیگم کے چیخنے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ چائے کا کپ منہ بسور کر ٹیبل پر رکھ ۔۔۔سیل ہاتھ میں پکڑے ۔۔۔۔نظریں اپنے ناول پر ٹکائے ۔۔۔اپنی ناول کی دنیا میں مگن دروازہ کھول کر اندر آگ ئی ی۔۔۔۔وہ اس قدر ناول کے سحر میں جکڑئی ی تھی۔۔۔دروازے پر کون آیا ہے ۔۔۔اُس ناول دیوانی نے اس بات کو جاننے کی زحمت ہی نہ کی۔۔۔۔

ارشمان مسکراتا ہوا ۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔۔۔۔یہ پہلی بار نہیں تھا کے اس نے بغیر نام پوچھے دروازہ کھولا ہو۔۔۔۔۔

" مامی ۔۔۔اس ناول دیوانی سے دروازہ کھولنے کی زحمت مت کروایا کریں۔۔۔۔۔باہر دروازے پر ہی چابی لٹکادیں۔۔۔جو آنا چاہے خود ہی دروازہ کھول کر آ جائے۔۔۔۔کیونکے

نام پوچھنے کی زحمت تو یہ دیوانی ویسے بھی نہیں کرتی---"ارشمان نے گھر میں داخل ہوتے ہی لاریب بیگم سے حریمن کی شکایت لگائی ی تھی---مانو جنگ کا اعلان ہوگیا تھا---اس کی طنز بھری باتیں سنتے ہی حریمن نے مجبورا سیل سے نگاہ ہٹاکر---کھاجانے والی نگاہوں سے ارشمان کی جانب دیکھا تھا--- جس پر وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہا تھا----

"یہ کیا سن رہی ہوں میں ----"لاریب بیگم دانت پیستی ہوئی ی اس کی کلاس لینے آئی یں تھیں----

"ارے اماں --- تم بھی کس کی سن رہی ہو----اصل میں ناں ---دروازے سے باہر ہی مجھے سستے پرفیوم کی خوشبو آگئ تھی----اس ل ئی ے میں نے نام پوچھ کر اپنی زبان کو زحمت نہیں دی---"وہ حریمن تھی --- شاید بھول گیا تھا ارشمان----اک ہی باری میں ٹکا کر ذلیل کر دیا تھا اس نے-----اتراتے ہوئی ے منہ چڑھاکر ----ٹیبل

پر جھک کر اپنا چائے کا کپ اٹھاکر ابھی ایک قدم چلی ہی تھی کے ارشمان نے راستے میں ہاتھ حائل کر دیا۔۔۔۔۔

"کہاں؟؟۔۔۔۔پڑھانے آیا ہوں میں "ارشمان نے جب اپنے آنے کی اصل وجہ بیان کی تو حرمین نے اپنا دل تھاما تھا۔۔۔جو پڑھائی کا نام سنتے ہی زور زور سے احتجاج میں دھڑکنا شروع ہوگیا تھا۔۔۔۔

"ہیں؟؟" حرمین نا سمجھی نگاہوں سے کھڑوس کو دیکھنے لگی۔۔۔گویا اس نے دنیا کی کوئی انوکھی بات بیان کر دی ہو۔۔۔ جسے سمجھنے میں اسے کافی دقت پیش آرہی ہو۔۔۔

"کیا ہیں؟؟" ارشمان ابرو اچکاکر۔۔۔"چلو۔۔پڑھنے بیٹھو۔۔۔"وہ کہتے ہوئے آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔جب کے حرمین دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔منہ لٹکائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس کھڑوس کو کوئی ی کام دھندا نہیں ہے کیا؟؟-----"وہ منہ ہی منہ بڑبڑائی ی "
-----لیکن مقابل کے کان کافی تیز ہیں ---اس بات سے واقف نہیں تھی وہ
بیچاری---

بہت کام ہیں ---سب چھوڑ کر صرف ماموں کے کہنے پر تمھیں پڑھانے آیا "
ہوں---وہ چاہتے ہیں فرسٹ ایئر کی طرح سیکنڈ ایئر بھی میں ہی تمھیں
پڑھاؤں------"ارشمان نے اکڑ کر جواب دیا تو اس بیچاری کا منہ کلیجے کو آگیا----وہ
روتو سہ چہرہ بنا کر ------"اب تو میں گ ئی ی---اللہ---بچالے اس کھڑوس
سے----یہ ظالم بڑے ٹیسٹ لیتا ہے----یاد کرا کرا کے مار دیتا ہے----میں ننھی سی
جان اس ظالم کے ہاتھوں پھر ایک بار ذلیل ہونے والی ہوں---اب یہ ستمگر مجھے ٹکا ٹکا
کر ذلیل کرئے گا---اور مجھ معصوم کو بغیر منہ کھولے ---بغیر جوابی کاروائی ک ئی یے

---چپ چاپ سہنا پڑے گا-----ہائےئےئے---اللہ---"حرمین دوہایاں دینا
اسٹارٹ ہو گئی تھی---

جیسے سن ارشمان کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی-----

اگر یہ ڈرامے ہوگ ئی ے ہوں تو بکس لے آؤ جلدی---آج سے اسٹڈی اسٹارٹ "
کریں گے---"اس کے کہتے ہی لاریب بیگم سوچ میں پڑھ گ ئی یں---

"ارے بیٹا---اک کام کرؤ --- تم اگلے ہفتے سے اِسے ٹیوشن پڑھانے آ جانا------ "

کیوں مامی ؟؟-"ارشمان تجسس سے ---- "

کیونکے بیٹا ابھی تم پڑھائی اسٹارٹ کرو گے نہیں کہ دو دن کے بعد یہ پھر ایک ہفتے کی چھٹی کرے گی۔۔۔ ۔ تمہیں تو علم ہے۔۔۔ ہم ہر سال چھٹیوں میں پنڈی جاتے ہیں۔۔۔ ایک ہفتے رہنے کے لئے۔۔۔اس کے ماموں کے گھر۔۔۔۔۔۔۔اس ل ئ ے بول رہی ہوں۔۔۔ایک ہفتے بعد اسٹارٹ کر لینا۔۔۔" لاریب بیگم کے کہتے ہی حرمین کے چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

" اللہ اماں۔۔۔تم نے تو آج دل خوش کردیا۔۔۔قسم سے۔۔۔۔" حرمین اپنی والدہ پر پیار نچھاور کرتے ہوئے۔۔۔ جلدی سے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ۔۔۔۔دونوں باہیں اپنی ماں کے کندھے میں ڈال کر ان کا چہرہ چومنے لگی۔۔۔

" اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" اس نے فورا ہی حرمین کی خوشیوں کو بریک لگایا تھا۔۔۔۔"۔۔مامی۔۔۔اس نے وہاں جاکر کون سے پہاڑ کے پتھر دھونے ہیں۔۔بس بیٹھ کر ناولز ہی تو چاٹے گی۔۔۔۔۔میں اسے ٹیسٹ دے دوں گا یاد کرنے

کے ل ئی ے ---اور ساتھ ساتھ آن لائن کلاس بھی لیتا رہوں گا ---اس طرح ایک ہفتہ ضائع نہیں جائے گا------کافی تیاری ہوجائے گی پیپرز کی---"ارشمان کی بات پر لاریب بیگم کو متفق ہوتا دیکھ ----

"دل کے اراماں آنسوؤ میں بہہ گ ئی ے----"حریمن اپنی مصنوعی آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی---

"اس کا خرافاتی دماغ مجھے پڑھانے کا کوئی ی ناں کوئی ی راستہ تلاش کر ہی لیتا ہے----اب ماموں کے یہاں بھی پڑھائی ی کرنی پڑے گی---"حریمن دل ہی دل بڑبڑا رہی تھی----بس نہیں چلتا تھا کے اس ارشمان کا خون کر ڈالے----

بیڑا غرق ہو اس آن لائن پڑھائی کا۔۔۔۔۔ آن لائن پڑھائی کے ذریعے یہ کھڑوس پھر مجھ ننھی سی جان کو ذہنی ٹوچر کرے گا۔۔۔۔" وہ مسلسل کوس رہی تھی ان تمام راستوں کو۔۔۔جو اسے پڑھائی ی کی جانب راغب کرتے ہیں۔۔۔

" ارے ہاں۔۔۔یاد آیا۔۔۔۔بھئی ی میرا نیٹ پیکچ نہیں ہوتا۔۔۔۔آپ کو تو پتا ہے ناں ارشمان ۔۔ ہمارے گھر میں

wifi

کی سہولت ہے۔۔۔لیکن اللہ جانے مامو کے گھر میں ہے یا نہیں۔۔اس ل ئی ے اماں کی رائے کو ترجیح دیں اور ایک ہفتے بعد مجھے پڑھانا اسٹارٹ کیجیے گا۔۔۔۔۔تب تک میں بھی ذہنی طور پر اس دردناک حقیقت کو قبول کر لوں گی کہ مجھے سیکنڈ ائیر بھی آپ ہی سے پڑھنا پڑے گا" وہ منہ بسور بولی ۔۔۔۔۔۔

اس کا لٹکا ہوا منہ دیکھ۔۔۔۔ ایک لمحے کے ل ئی ے لاریب بیگم کو ترس آگیا تھا۔۔۔لیکن ارشمان میاں تو کھڑوس ٹھرے۔۔۔ان پر ذرہ برابر بھی اثر نہ ہوا۔۔۔

کوئی ی مسئلہ نہیں۔۔۔ میں پیکج کرا دوں گا۔۔۔بس۔۔مگر پڑھائی ی آج سے ہی شروع کرؤ۔۔۔"ارشمان اپنی ضد کا پکا تھا۔۔۔جو ذمہ داری اس کے ذمے کردی جائے۔۔۔وہ ضرور نبھاتا تھا۔۔۔۔۔۔

چائی ے تو پی لینے دو۔۔۔۔ساری ٹھنڈی ہوگ ئی ی ہے۔۔۔"وہ سمجھ گ ئی ی تھی ارشمان سے جیتنا آسان نہیں۔۔۔۔وہ چائی ے کا کپ اٹھاتے ہوئے ارشمان کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جب کے وہ حریمین کی غصیلی نگاہوں کو مکمل اگنور کرتے ہوئے اطمینان سے پاس رکھا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگا۔۔۔۔

اکیلے اکیلے پی رہی ہو۔۔۔شرم نہیں آتی؟؟۔۔۔تمھارے یہاں مہمانوں سے" چائے نہیں پوچھتے؟؟" اچانک حرمین کو چائے پیتا دیکھ۔۔۔اسے اپنی چائے کا خیال آیا تھا۔۔۔جس پر وہ برابر لگے صوفے پر بیٹھی حرمین کو دیکھ ٹوکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"شرم؟؟۔۔۔نہ بابا نہ۔۔۔۔جس نے کی شرم۔۔۔اس کے پھوٹے کرم۔۔۔۔۔۔اور رہی مہمان ہونے کی بات۔۔۔تو آپ کون سہ مہمان ہیں؟؟۔۔۔سوری پر۔۔۔ایک دن مہمان۔۔۔دو دن مہمان۔۔۔مگر تیسرے دن۔۔۔ وبالِ جان۔۔۔اور آپ تو ایک سال سے۔۔۔"ابھی حرمین انگلی کے اشاروں کے ساتھ۔۔۔۔کافی جتاتے ہوئے ارشمان کو ذلیل کر ہی رہی تھی کے لاریب بیگم غصیلی آواز میں بول پڑئی یں۔۔۔۔

حریین۔۔۔۔شرم کر۔۔۔۔ جب دیکھو زبان قینچی کی طرح چلاتی رہتی ہے۔۔۔ جتنا " زبان چلاتی ہے اگر اتنا پڑھائی میں دماغ چلا لیتی تو فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوتی۔۔۔۔نہ میں۔۔۔۔۔چلو اٹھو فورا۔۔۔اور چائے بنا کر لاؤ۔۔۔۔"حریین اپنا کپ زور سے b کے ٹیبل پر پٹکتے ہوئے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

کم از کم انسان باہر والوں کے سامنے ہی عزت رکھ لیتا ہے۔۔"حریین اپنی والدہ کو " دیکھ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔ شکوتاً بولی۔۔۔۔"میری ساری عزت کا فالودہ بنا کر رکھتی ہیں آپ۔۔ ہر ایک کے سامنے۔۔۔دوسروں کی ماؤں کو دیکھیں کیسے اپنی نکمی و نالائق "بیٹیوں کی تعریف کے پل باندھ رہی ہوتی ہیں۔۔۔اور ایک آپ ہیں ۔۔۔

تو جا رہی ہے یا۔۔۔"لاریب بیگم ارشمان کا بھی خیال نہ کریں گی یہ اچھی طرح جانتی " تھی وہ۔۔۔اس ل ئی ے ان کی آدھی وارننگ پر ہی تیزی سے کچن کی جانب دوڑ گ ئی ی۔۔۔

ارشمان اس کی رفتار دیکھ زیرِ لب مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

❀****_____*****❀

وہ کار میں بیٹھی ابھی سیل اون کر ہی رہی تھی کے کسی کا بھاری ہاتھ اس کے سر پر لگا۔۔۔وہ بغیر دیکھے ہی پہچان گ ئ ی تھی۔۔۔

کیا ہے ؟؟۔۔۔اتنی زور سے کیوں مارا۔۔۔اللہ ۔۔۔اب پورے راستے میرے سر میں درد ہوگا ۔۔۔صرف آپ کی وجہ سے۔۔۔"وہ ارشمان کو دیکھ سر مسلتے ہوئے گویا ہوئ ی۔۔۔۔

یاد سے---8 بجے آن لائن آ جانا پڑھنے--------چھٹی کرنے یا چکمہ دینے کی سوچنا بھی مت---"ارشمان نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا---جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے---

"----یاد ؟؟---آپ بھولنے دیں گے تو یاد کروں گی ناں---- الارم کلاک کی طرح بجے چلے جا رہے ہیں ہر تھوڑی دیر بعد----حد ہے یار---بندے کی زبان کی بھی کوئی اہمیت ہوتی ہے----کہہ دیا ناں--- پڑھوں گی---تو پڑھوں گی--- خود بھی ٹینشن لے رہے ہیں اور مجھے بھی دیے جا رہے ہیں----کم سے کم سفر میں تو سکون سے ناول پڑھ لینے دیں----"حریمِ جھنجھلا کر جواب دینے لگی----

"ٹھیک ہے پڑھو تم سکون سے ناولز----پر----اگر تم نے آٹھ بجے آن لائن کلاس نہیں لی---تو میں نے ماموں جان سے کہہ کر تمہارے ناولز پر بینڈ لگوا دینا ہے----"ارشمان کی دھمکی پر اس کا خون کھول گیا تھا----جوابی کاروائی کرنا چاہتی تھی

مگر ستمگر کے ہاتھ میں اس کی کمزوری تھی۔۔۔۔۔اس لئے مجبور ہوکر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ "اللہ اللہ۔۔ایسا ظلم نہ کریں مجھ ننھی سی جان پر۔۔۔۔۔میرے تو جینے کا سہارا ہی یہ ناولز ہیں۔۔۔ناولز پڑھے بغیر مجھے تو نیند بھی نہیں آتی۔۔۔۔پلیز۔۔ایسا ظلم نہ ڈھائے گا۔۔۔۔آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ میں 8 بجے آن لائن ہو کر ضرور ٹیوشن لوں گی۔۔۔۔ چاہے دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے" ۔۔

ناجانے کیوں اس معصوم سے چہرے والی پر آج اعتبار کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔۔۔جبکے اسکی چالاک فطرت سے اچھی طرح واقفیت تھی۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاکر سب سے الوداع لے کر چلا گیا۔۔۔اس کے جاتے ہی حرمین نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

شکر ---بلا ٹلی-----پر پڑھنا تو پڑھے گا حرمین ---ورنہ اس کھڑوس نے ابا سے کہ کر واقعی میرے ناولز بند کروا دینے ہیں----"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پڑھنے پر مجبور تھی کیونکے ارشمان جاتے جاتے دھمکی ہی ایسی لگا گیا تھا---جسے ہلکا لینے کی غلطی حرمین نہیں کرسکتی تھی----

ارشمان حرمین کی پھوپھو کا اکلوتا بیٹا-----تینوں بہنوں کی آنکھوں کا تارا-----سنجیدگی اس کی شخصیت کا اہم پہلو ہے----نہایت ذمہ دار ------سانولی رنگت میں بھی وہ قیامت ڈھاتا تھا--------اچھی جسمانیت اور نہایت خوبرو -----

حرمین اور ارشمان کی ہم عمر ہونے کے باوجود کم ہی بناکرتی تھی-----

****______******

حریم کے ماموں کے تین بیٹے ہیں---تینوں ہی نہایت خوبرو نوجوان ہیں---پہلی بیوی سے ایک بیٹا ہے ---جس کا نام زوہان ہے---اور باقی دو ----دوسری بیوی سے ہیں------

زوہان ناجانے کب سے دروازے پر نگاہ ٹکائی ے بے صبری سے انتظار کر رہا تھا-----وہ لاونج میں ٹہل ہی رہا تھا---کے باہر سے گاڑی کے ہورن کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی---جس پر اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا---وہ تیزی سے باہر کی جانب لپکا----

"اَلسَلامُ عَلَیکُم پھوپھو----"اس بھولی سی لڑکی کو دیکھتے ہی زوہان کی آنکھوں میں جگنو جگمگائی ے تھے----لاریب بیگم کو سلام کرتا وہ کنھیوں سے حرین کو دیکھ رہا تھا----

جو اس کی نگاہوں کی تپش سے بے خبر اپنے سیل میں مگن تھی----

موبائل پرس میں رکھ لو ۔۔۔۔۔ ورنہ اماں نے چھین لینا ہے۔۔۔" شعیب اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے زوہان سے ملنے کے لئے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

" اللہ۔۔۔ اتنے مزے دار سین پر چھوڑنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ لیکن حریمن چھوڑ دے اس سے پہلے اماں آنکھوں سے ہی تجھے جلا دیں "حریمن نے شعیب کے کہتے ہی اپنی گردن اٹھاکر لاریب بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسے کھاجانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھیں۔۔۔۔

" جب کہیں جاتے ہیں ناں تو اس بلا کو پرس میں ڈال لیتے ہیں۔۔۔" حریمن نے تھوک نگلا تھا۔۔۔ وہ سیل پرس میں رکھ تیزی سے ان کے پاس آکر کھڑی ہوگئی تھی ۔۔۔ جس پر وہ دانت پیستے ہوئے آہستگی سے نصیحت کر رہی تھیں۔۔۔۔

"ہاں ہاں اماں ---ڈال لیا---وہ سین بہت مزے دار چل رہا تھا--اس ل ئے دل نہیں چاہ رہا تھا چھوڑنے کا----"وہ لچک دار انداز میں--- چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے گویا ہوئی----

"تیرے اس سیل کو تو میں آگ لگادوں ---اب اندر جاکر نکموں کی طرح بیٹھ مت جانا سائیڈ میں----بڑھ چڑھ کر اپنی مامی کے ساتھ کام کرنا---- سمجھی---"لاریب بیگم نے اپنے ہر بار والے تاکیدی جملے دہرائے تھے----

"مامی کے سامنے سگھڑ لڑکی بن کر رہوں گی---سارے ان کے کام بھاگ بھاگ کر کرؤں گی---- ان کے سامنے موبائل بالکل ہاتھ میں نہیں لوں گی----اووو--- آپ کی ساری نصیحتیں یاد ہیں مجھے----اس لیے دوہرانے میں وقت ضائع نہ کریں اور اندر چلیں---بے فکر رہیں --- میں آپ کی تربیت پہ ذرا انگلی نہیں اٹھانے دوں گی مامی

کو۔۔۔۔چاہے وہ دل و جان لگادیں مجھ میں نقص تلاش کرنے میں ۔۔۔"حرمین پُر اعتماد ہوکر بولی تو لاریب بیگم سر جھٹک کر آگے بڑھ گ ئی یں۔۔۔۔

حرمین کی دوسری مامی نہایت ہی خطرناک اور ایک تنگ نظر خاتون تھیں۔۔۔ان کی اپنی تو کوئی ی بیٹی تھی نہیں لیکن دوسروں کی بیٹیوں میں نقص نکالنے اور پھر اسے دوسروں تک پہچانے کا انھیں کافی شوق تھا۔۔۔۔ ۔۔۔۔انھیں لڑکیوں کی اعلی تعلیم سے بھی مسئلہ تھا۔۔۔ ان کے نزدیک لڑکیاں آجکل کالج پڑھنے نہیں بلکہ معاشقے لڑانے جا رہی ہیں۔۔۔اس ل ئی ے وہ لاریب بیگم کو اکثر اپنی ذاتی رائے یہی دیتی تھیں کہ حرمین کو کالج سے ہٹا لیا جائے اور گھر میں کام کاج کرنا سکھایا جائے۔۔۔۔۔

"آپ لوگ بیٹھیں ۔۔۔میں آپ لوگوں کے ل ئی ے چائے بناکر لاتا ہوں ۔۔۔"زوہان مسکراتے ہوئی ے کہ کر کچن کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

لاریب بیگم حریمین کو مسلسل آنکھیں دیکھا رہی تھیں ---لیکن وہ معصوم سہ چہرہ بنائے ----نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی----

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی باہر سمجھایا تھا سائیڈ میں مت بیٹھ جانا--- کام کرنا----اٹھو جلدی---اور تم چائے بنا کر لاؤ سب کے ل ئ ے ---

"ارے یار-----اماں ابھی ابھی تو ہم آئے ہیں --- تھوڑا آرام تو کر لینے دو----"وہ روتو سہ منہ بنا کر بولی---

"تمہیں اچھا لگے گا---تمہارے ہوتے ہوئے ایک لڑکا چائے بنائے گا؟؟" لاریب بیگم اس کی سوئی ی ہوئی ی غیرت جگانے کی کوشش کر رہی تھیں--

"اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے۔۔۔بلکے میں تو کہتی ہوں آپ شعیب کو زوہان بھائی ی کے ساتھ بھیجیں کچن میں۔۔۔اچھا ہے اس نالائق کو بھی چائے بنانی آجائے گی۔۔۔ "وہ شعیب کو منہ چڑھاتے ہوئے۔۔۔ لاریب بیگم کو اپنی قیمتی رائے دینے لگی۔۔۔۔

حرین "۔۔جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے حرین کو گھورنے لگیں۔۔۔۔ "

اچھا۔۔۔بابا۔۔۔غصہ تو نہ ہوں ۔۔۔جا رہی ہوں "وہ لاریب بیگم کی غصیلی نظروں" سے ڈر کر تیزی سے اٹھ کر کچن کی جانب لپکی۔۔۔۔

ارے ۔۔۔۔آپ نے کیوں زحمت کی؟؟۔۔۔۔۔میں لا رہا ہوں چائے۔۔۔"زوہان " اسے دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

کون کم بخت آنا چاہتا تھا۔۔۔یہ تو اماں کی آنکھوں کی نوازش ہے جو مجھے یہاں کھینچ لائی ہے۔۔۔"وہ زوہان کو دیکھ ۔۔۔منہ بسور بولی۔۔۔۔جس کے جواب میں وہ فقط فدا فدا نظروں سے اس بھولی سی لڑکی کو دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔

چلیں تو آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔چائے میں خود بنالوں گا "زوہان ڈائننگ ٹیبل کی چیئر کھسکاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

نہ بابا نہ ۔۔۔اماں نے دیکھ لیا تو آپ کے سامنے ہونے کا لحاظ بھی نہ رکھیں گی اور میری عزت کا فالودہ بنا دیں گے۔۔ سمجھا کریں۔۔۔میں آپ کے پاس کھڑے ہوکر کمپنی دیتی ہوں۔۔۔"حرمین کسی بڑی بی کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے بولی ۔۔۔جس پر زوہان کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔۔

"او۔کے۔۔۔۔چھنی پاس کریں "

یہ لیں۔۔۔ویسے زوہان بھائی ی آپ کو برا نہیں لگتا لڑکا ہونے کے باوجود کچن میں کام کرنا۔۔۔۔" وہ چھنی اس کی جانب بڑھاتے ہوئے تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔مجھے تو بچپن سے عادت ہے۔۔۔۔"

اووو۔۔۔کاش شعیب بھی آپ پر چلا جاتا۔۔۔" وہ زوہان کو دیکھ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولی۔۔۔۔" وہ تو ایک نمبر کا نکمہ ہے۔۔۔ہل کر پانی تک نہیں پیتا۔۔۔" وہ منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

ویسے۔۔ آپ کو جب بھی دیکھتی ہوں دل میں ایک ہی خیال آتا ہے۔۔۔کے کون ہوگی وہ خوش نصیب۔۔۔جسے آپ پسند کریں گے۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔ عشق بھری نگاہ سے زوہان کو دیکھ بولی۔۔۔۔

" خوش نصیب ؟؟---واقعی؟؟----"وہ بے یقینی سے آنکھیں چلاتے ہوئے بولا--

" ہاں ---بڑی خوش نصیب ہوگی وہ---قسم سے ---"حریں پُراعتماد ہوکر تیزی سے کہنے لگی----

" ویسے ایک لڑکی پسند تو ہے مجھے ---پر ---"وہ کہتے کہتے رکا تھا---

" پر ؟؟-"وہ بےتابی سے ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے---

" پر وہ مجھ جسے پانچویں پاس سے شادی کیوں کرئے گی ؟؟؟----"ابھی وہ اداس ہوکر بول ہی رہا تھا کے حریں تیزی سے بیچ میں بولی---

توکیا ہوا اگر آپ پانچویں جماعت تک پڑھیں ہیں۔۔۔یقین جانیں ۔۔۔ میں تو اسے خوش نصیب ہی کہوں گی جسے آپ پسند کریں گے۔۔۔۔آپ کی اپنی دوکان ہے۔۔۔ماشاءاللہ اچھا خاصہ کما لیتے ہیں۔۔۔۔شکل و صورت میں بھی لاجواب ہیں۔۔۔۔پاگل ہوگی جو آپ کا پرپوزل ٹھکرائے گی۔۔۔۔" حریں اس کی نگاہوں کے تقاضوں سے بے خبر ۔۔۔اپنے معصومانہ انداز میں رائے دینے لگی۔۔۔۔

زوہان اس کی اپنے متعلق رائے سن دل ہی دل بڑا خوش ہوا۔۔۔

اور اگر میں کہوں ۔۔۔وہ خوش نصیب لڑکی ۔۔۔۔"ابھی زوہان اپنی دل میں چھپی فیلنگس کا اظہار کرنے ہی لگا تھا ....موقع غنیمت جانتے ہوئے۔۔۔کے لاریب بیگم حریں کو آواز دیتے ہوئے کچن میں ہی چلی آئی یں ۔۔۔۔

" کب سے آوازیں دے رہی ہوں ---کان میں ہڑتال ہے کیا ؟؟ "

"نہ--نہیں ---پر مجھے تو کوئی ی آواز نہیں آئی ی--- "

اچھا چلو تم چائے لے کر آؤ----زوہان بیٹا تم میرے ساتھ باہر آکر بیٹھو----میرا بڑا دل ہے تم سے باتیں کرنے کا---میں آپجان کر جمعہ کے دن آئی ی ہوں اس بار----کیونکے مجھے پتا ہے .....ایک جمعہ کے دن ہی تم سے باتیں ہو سکتیں ہیں---ورنہ تو---- تمھارے پاس ٹائی م ہی نہیں ہوتا----"لاریب بیگم نے اس بیچارے کے ارمانوں کو فل اسٹاپ لگایا تھا---بیچارا نہ چاہتے ہوئے بھی حرمین کو کچن میں اکیلا چھوڑ کر لاریب بیگم کے ساتھ باہر چلا گیا----

❀ ❀ ****________******* ❀ ❀

یہ لیں آپ کے ل ئی ے "زوہان نے دوکان سے واپسی پر حرین کو ڈائی جسٹ " پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔یہ دنیا کا سب سے انمول تحفہ تھا اس ناولز دیوانی کے ل ئی ے۔۔۔۔

کچھ لڑکیاں الگ ہوتی ہیں۔۔۔انھیں ہیرے جواہرات ۔۔۔مہنگے تحفے تحائف دیکھ کر بھی اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی خوشی صرف ایک ڈائی جسٹ کو دیکھ کر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

واقعی ۔۔۔یہ آپ میرے ل ئی ے لائی یں ہیں ؟؟" وہ خوشی سے اچھل کر " ڈائی جسٹ ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جی بلکل آپ کے ل ئی ے۔۔۔ہمارے یہاں آپ کے علاوہ اور کون ڈائی جسٹ " پڑھتا ہے۔۔۔۔"زوہان کا تحفہ اس نے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

" شکریہ زوہان بھائی ی ---آپ سچی گریٹ ہیں---"وہ مسرت سے بھرپور لہجے میں شکریہ ادا کر رہی تھی---

" سب ٹھیک ہے ---پر یہ بھائی ی کا لفظ بیچ میں کیوں آرہا ہے ؟؟" زوہان منہ ہی منہ بڑبڑایا تھا----اپنا سر کھجاتے ہوئے----

" آپ نے کچھ کہا "وہ زوہان کی جانب ابرو اچکاکر دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگی---

" ن---نہی--نہیں تو--کیوں ؟؟----کچھ سنا آپ نے ؟؟" وہ بوکھلاکر بولا----

" مجھے لگا آپ کچھ بول رہے ہیں ---چلیں فلحال شکریہ اتنے انمول تحفے کے ل ئے --"وہ شکر گزار نظروں سے اس کے وجود کو تکنے لگی----

ویلکم ۔۔۔۔۔تو بدلے میں مجھے ایک کپ چائے پینے کا شرف مل سکتا ہے آپ کے ساتھ ؟؟" چائے تو بہانا تھا ۔۔۔۔اس دیوانی کے ساتھ کچھ حسین لمحے گزارنے کا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔تو آپ تحفے کی قیمت ادا کرنے کا کہہ رہے ہیں ؟؟۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

نہ بابا نہ ۔۔۔۔ہم تو بس ۔۔۔۔آپ کے ساتھ چائے پینے کا بہانا ڈھونڈ رہے ہیں ۔۔۔۔۔"زوہان بھی اسی کی طرز میں نہ بابا نہ بولا ۔۔۔۔۔تو حریم ۔۔۔۔اپنی ادا کو کوپی کرتا دیکھ بے اختیار ہسنے لگی۔۔

ہنستے ہوئے تو وہ حسنِ سراپا اور بھی دلکش معلوم ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ بہت کیوٹ لگ رہے ہیں قسم سے ----ایک بار پھر بولیں ---نہ بابا نہ---"وہ آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے زوہان کی نقل اتارتے ہوئے بولی----

"چائے پیلانے کا ارادہ ہے ؟؟---یا میں کمرے میں چلا جاؤں ؟؟؟" زوہان اس کے مزاق اڑانے پر جھیپ کر بات ٹالنے لگا--

وہ پانچ منٹ کا کہ کر کچن کی جانب لپکی-----

چائے لے کر اس کے کمرے میں پہنچی تو وہ واش روم میں تھا----

اس کی نظر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی ڈائری پر پڑی---ناجانے دل میں کیا سمائی ی ----چائے کی ٹرے رکھ کر----- ڈائری اٹھاکر ----اسکے صحفے الٹنے لگی----اچانک

ڈائری میں سے ایک تصویر زمین بوس ہوئی ی ---اسے اٹھانے کے ل ئی ے جب نیچے بیٹھی تو مارے شاکڈ کے منہ کھل گیا----

وہ حرمین کے بچپن کی تصویر تھی----جس پر ایک لال مارکر سے ہارٹ بنایا ہوا تھا ---جس میں لکھا تھا ---آئی ی لو یو حرمین-----

وہ کچھ ثانیوں کے ل ئی ے ساکت ہوگ ئی ی تھی----

اچانک واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی---تو وہ ہڑبڑاہٹ میں تصویر واپس ڈائری میں رکھ کر ----تیزی سے کمرے سے نکل گ ئی ی----

دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے---- جتنی بار سوچتی کے زوہان اسے پسند کرتا ہے---اتنا ہی جھیپنے لگتی----اس کے گلابی گال مزید گلابی ہوجاتے----

حالت تو یہ تھی کے اس کی دی ہوئی ی ڈائی جسٹ کو دیکھ کر بھی حیا آرہی تھی------

"اللہ ---زوہان بھائی ی واقعی مجھے پسند کرتے ہیں؟؟؟ ---ہائے ئے----وہ تو کتنے ہینڈسم ہیں---بلکل ناولز کے ہیرو کی طرح----اور پیار کرنے کا انداز بھی بلکل ناولز کے ہیرو جیسا ہے---اللہ----مجھے تو آج خوشی کے مارے نیند بھی نہیں آئے گی---افف---اُو---تو ایسا محسوس کرتی ہوں گی ہیروینیں---جب انھیں علم ہوتا ہوگا کے ہیرو انھیں پسند کرتا ہے-----واقعی ایک جادوئی ی احساس ہے---دل کو گُد گُدانے والا-----آنکھوں میں ڈھیروں سپنے سجانے والا------پورے جسم میں ایک ن ئی ی و تازہ روح پھونک دینے والا----"وہ آئی ینے کے سامنے کھڑے ہوکر--- اپنے عکس کو دیکھ--- جھیپتے ہوئے کہ رہی تھی---

****_____*****

----ایک ہفتہ تو آنکھوں آنکھوں میں ہی گزر گیا۔---ان کی واپسی کا وقت ہوگیا تھا---زوہان ابھی تک دوکان سے نہیں لوٹا تھا۔---وہ جانے سے پہلے ایک بار دیدار کرنا چاہتی تھی---

بہت دیر تک-- اپنے سیل نہ ملنے کا بہانا بنا کر اس نے زوہان کا انتظار کیا--

دوسری طرف ----

زوہان کی بائیک راستے میں خراب ہوگ ئی ی تھی۔---جس وجہ سے وہ بیچارہ خود بہت پریشان تھا۔---بائیک کو مکینک کے پاس چھوڑ کر ----وہ رکشے میں گھر واپس آرہا تھا---

بھائی ی ذرا جلدی چلاؤ ناں ---"وہ رکشے والے سے التجائی انداز میں گویا ہوا--- "

ایک ایک لمحہ دل دعاگو تھا کے حرمین سے آخری ملاقات ہوجائے----

وہ تڑپتے دل کے ساتھ ہی رہ گیا تھا---کیونکے اسے جانے سے پہلے دیکھنے کی خواہش اب ممکن نہ تھی-----

دوسری طرف حرمین اس کی دی ہوئی ی ڈائی جسٹ کو سینے سے لگاکر اپنے ساتھ لے گ ئی ی تھی----

کاش ---میں آپ سے اپنے دل کی بات کر پاتا ---آپ کو بتا پاتا ---کتنا دیوانا ہوں " آپ کا---پر شاید ---ابھی میری قسمت میں انتظار ہے ----"وہ افسردگی سے کہ کر اپنے کمرے کی جانب چل دیا تھا----

****____****

سب بیٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔سوائے زوہان کے ۔۔۔جو سب کے لئے روزانہ کی طرح کچن میں کھڑا ہوکر ناشتہ بنارہا تھا۔۔۔۔

"برخوردار بیٹھ جاؤ ۔۔۔مجھے تم سے اک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"احد صاحب اسے دیکھ کہنے لگے۔۔۔

"جی ابو۔۔۔بس سب کے لئے چائے لے آؤں ۔۔۔پھر بیٹھتا ہوں۔۔۔"کہتا ہوا وہ کچن کی جانب لپکا تھا۔۔۔

"تو برخوردار ۔۔۔میں سوچ رہا ہوں ۔۔۔۔تمھاری کچھ ذمہ داریاں کم کردوں۔۔۔"

"جی ؟؟---وہ کیسے ؟؟" زوہان احد صاحب کی بات سمجھ نہ سکا تھا---جبکہ سدرہ بیگم کا دماغ یہ سنتے ہی تیزی سے چلنا شروع ہوگیا تھا----

"تمھاری شادی کر کے----"وہ مسکراتے ہوئے بولے----"کوئی ی لڑکی ہے نظر میں ؟؟---"وہ ابرو اچکاکر تجسس سے استفسار کررہے تھے----

"ہے ----بلکل ہے----میں حریمین سے شادی کرنا چاہتا ہوں ابو---"زوہان کا چہرہ اس سوال پر کھل اٹھا تھا---اس نے فورا ہی اپنی دلی خواہش کا اظہار اپنے والد کے سامنے کر دیا تھا---

"حریمین---وہ تو پڑھی لکھی ہے---اوپر سے اس کی زبان تو قینچی کی طرح چلتی ہے---گھر میں آتے ہی اپنا حملہ پہلہ کر لے گی----میری سالوں کی محنت پر پانی پھیر

دے گی وہ لڑکی۔۔۔میں نے زوہان کو پانچویں سے آگے اسی لئے نہیں پڑھنے دیا۔۔۔کیونکے پڑھ لکھ کر وہ اپنے باپ کا سارا کاروبار اپنے ہاتھ میں لے لیتا۔۔۔اور میرے دونوں بیٹے خالی ہاتھ رہ جاتے۔۔۔"سدرہ بیگم دل ہی دل پریشان ہوگئیں تھیں۔۔۔

"حریمن۔۔۔واہ ۔۔۔میرے بیٹے ۔۔۔۔دل خوش کردیا۔۔۔میری بھی یہی آرزو تھی کے حریمن میری بڑی بہو بنے ۔۔۔"وہ مسرت بھرے لہجے میں سدرہ بیگم کو دیکھ کر گویا ہوئے ۔۔۔جو اس لمحے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجانے لگیں۔۔۔

"بیٹا۔۔۔بہت اچھی پسند ہے تمھاری۔۔۔"وہ زوہان سے اپنی جھوٹی خوشی کا اظہار کرنے لگیں۔۔۔جسے بھولا زوہان سمجھ نہ سکا۔۔۔

سدرہ بیگم نے ایک رات کو ---لاریب بیگم کو طبعیت پوچھنے کے بہانے کال کی---اور باتوں ہی باتوں میں ان سے کہا---کے احد صاحب زوہان کا رشتہ حریمن کے ل ئ ے لانا چاہ رہے ہیں---لیکن مجھے ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کے میں حریمن کو اپنی بہو بناکر یہاں لاؤں---اور زوہان جو یہ ضد پکڑے بیٹھا ہے کے وہ اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا ہے ----

کہیں وہ حریمن کو اس گھر میں اکیلا چھوڑ کر اپنی ماں کے پاس چلا گیا تو ----پھر میں کیا کرؤں گی-----

یہ بات لاریب بیگم کو کافی پریشان کر گ ئ ی----انھوں نے یہ بات فورا ہی اپنے ہسبینڈ)عدنان (سے ش ئ یر کی-----

*****____*****

تھوڑے دن بعد زوہان کا رشتہ لے کر سدرہ بیگم اور احد صاحب لاریب بیگم کے گھر پہنچے-----

لاریب بیگم تو خوشی خوشی راضی ہوگ ئی یں مگر عدنان صاحب نے زوہان کے رشتے سے صاف انکار کردیا-------

احد صاحب کافی دیر تک اصرار کرتے رہے---

"یہ رشتہ میں صرف اسی شرط پر قبول کرؤں گا---جب آپ مجھے زبان دیں---- کے زوہان ہمیشہ آپ کے پاس رہے گا---اپنی پہلی ماں کے پاس نہیں جائے گا---اور نہ ہی اس عورت سے کوئی ی رابطہ رکھے گا----"

اس شرط کو سنتے ہی سدرہ بیگم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھری تھی----

" آپ بے فکر رہیں---زوہان میرا بیٹا ہے---اور میں اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں گا---وہ بھلا کیوں اس عورت کے پاس جانے لگا--------"احد صاحب نے پُراعتماد انداز میں جواب دیا----

" حرین منہ میٹھا کرؤ---تمھاری منگنی زوہان بھائی ی سے ہوگ ئی ی ہے----"شعیب نے پوری ایک گلاب جامن اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے یہ خوش خبری سنائی ی------

حرین کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے----

"آج میں اوپر۔۔۔آسماں نیچے۔۔۔۔"وہ بیڈ پر چڑھ کر زور زور سے اپنی بے سریلی آواز میں گانے لگی۔۔۔۔

"ارے ۔۔۔شرم کر لڑکی۔۔۔۔تیری سسرال والے نیچے بیٹھے ہیں ۔۔۔اور تو یہاں بیڈ پر چڑھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر گانے گاہ رہی ہے۔۔۔۔"لاریب بیگم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے بیڈ سے اتارتے ہوئے۔۔۔۔۔ ڈپٹتے والے انداز میں کہا۔۔۔

لیکن آج اس منچلی کو ۔۔لاریب بیگم کی ڈانٹ بھی کانوں میں رس گھولتی ہوئی ی محسوس ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔

"ارے اماں۔۔۔آج تو تم جوتی بھی مارو گی تو میں خوشی خوشی کھا لوں گی۔۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے لاریب بیگم کی گردن میں اپنی دونوں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جس پر آج وہ مسکرا دیں---

تجھے اچھا لگتا ہے ناں زوہان ؟؟" لاریب بیگم بڑے پیار سے پوچھ رہی تھیں---

" اماں اتنی پیاری پیاری باتیں تم پر نہیں جچتیں---خاص طور پر تمھارا یوں محبت سے بولنا---اللہ---ہضم نہیں ہورہا مجھ سے----تم وہی ڈانٹتی ڈپٹتی اچھی لگتی ہو---تمھارا کردار ایسا ہی بنایا ہے حُسنِ کنول نے----اور سچ پوچھو تو---مجھے ایسے ہی اچھا لگتا ہے---"وہ اپنی ماں کا گال چومتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں بولی----

" اماں --اس پیارے سے لمحے کو میں کیمرے میں قید کرلیتا ہوں---رکو--"شعیب نے کہ کر اپنا سیل جیب سے نکالا تھا----

لاریب بیگم سے لگ کر شعیب نے مسکراتے ہوئے تینوں کی تصویر بنائی ی----

زوہان کو شرط والی بات بتانے سے سدرہ بیگم نے منع کر دیا تھا۔۔۔اس ل ئی ے احد صاحب نے اسے کچھ نہ بتایا۔۔۔۔

****_____****

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا حرمین کی تصویر دیکھ۔۔۔ دل ہی دل خوش ہورہا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کے حرمین جسے بچپن سے اس نے چاہا تھا۔۔۔وہ اب اس کی منگیتر ہے۔۔۔۔۔۔اور بہت جلد اسکی جیون ساتھی ہوگی۔۔۔۔ابھی وہ انہی سوچوں میں کھویا کھویا سہ تھا کے سدرہ بیگم دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی یں۔۔۔۔

تم یہاں آرام کر رہے ہو ---اور وہاں دودھ پک پک کر نکل رہا ہے---کوئی ی ” ہوش ہے تمھیں---- نہیں پکانا تھا تو مجھے بتا دیتے ---میں بیماری کی حالت میں بھی کھڑی ہو کر پکا لیتی----“وہ نہایت غصیلے انداز میں بھپر کر کہہ رہی تھیں----

امی ----سوری ---مگر ---ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟---میں نے خود دودھ میں ” ابال آنے کے بعد چولھا بند کردیا تھا----“وہ الجھ کر بولا----

“تو تم کہنا چاہ رہے ہو میں جھوٹ بول رہی ہوں ؟؟---- ”

نہیں امی ---میں نے ایسا کب کہا----“وہ فوراً ہی صفائی ی پیش کرنے لگا---- ”

تم آج مجھے جھوٹا کہہ رہے ہو---سوری زوہان ----میں نے تو تمھیں ہمیشہ اپنا بیٹا ” سمجھا ---مگر تم نے آج ثابت کردیا---تم اس گھٹیا عورت کی اولاد ہو----جو تمھارے

باپ کو ایک امیر آدمی کے ل ئ ے چھوڑ کر چلی گ ئ ی تھی۔۔۔ تم بھی اسی کی طرح ہو ۔۔۔احسان فراموش کہیں کے۔۔۔"وہ چبا چبا کر زہر کے تیر برسا رہی تھیں۔۔۔۔۔جو زوہان کی روح تک کو چھلنی کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔میں نے جب سے ہوش سمبھالا ہے۔۔۔ہمیشہ آپ کو اپنی ماں سمجھا ہے۔۔۔۔آپ کے ہر حکم پر آنکھیں بند کر کے لبیک کہا ہے۔۔۔۔آپ نے اسکول چھڑوایا۔۔۔۔میں نے چھوڑ دیا۔۔۔۔آپ نے کہا۔۔۔الگ کاروبار شروع کرؤ۔۔۔۔میں نے بغیر ابو کی مدد کے۔۔۔اپنی تھوڑی سی جمع پونجی سے اپنی ایک چھوٹی سی دوکان کھول لی۔۔۔۔ ابو نے تو اتنی بار کہا کہ میرے ساتھ آ کر کام کرو لیکن میں نے صرف آپ کی وجہ سے کبھی ان کے ساتھ کاروبار کرنے کی حامی نہیں بھری اور میں نے کبھی آپ سے اس کی وجہ بھی نہیں پوچھی۔۔۔جبکے میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔آپ کیوں نہیں چاہتیں کہ میں ابو کے ساتھ کاروبار کروں؟؟۔۔۔۔۔۔فلحال نہ میں نے کبھی پہلے آپ سے کوئی ی سوال کیا۔۔۔نہ اب کروں گا۔۔۔۔پر پلیز۔۔۔۔مجھے آئ یندہ یہ طعنہ نہ دیجئے گا

----"زوہان کی والدہ نے احد صاحب سے طلاق لے کر ایک امیر آدمی سے دوسری شادی کر لی تھی---وہ زوہان کو چھوٹی سی عمر میں ہی احد صاحب کے پاس چھوڑ کر چلی گ ئی یں تھیں-----

زوہان نے جب سے ہوش سمبھالا تھا سدرہ بیگم کو ہی اپنی ماں کے روپ میں دیکھا تھا----

سدرہ بیگم زوہان کو ایک ملازم کی طرح رکھتی تھیں ----اس کے باوجود وہ کبھی کوئی ی شکوہ و شکایت اپنی زبان پر نہیں لاتا تھا-----لیکن آج سدرہ بیگم نے اسے احسان فراموش کہا تھا ----جس پر وہ خاموش نہ رہ سکا-----

"تو تم مجھ سے اب زبان بھی چلاؤ گے ؟؟؟--- "

”نہ۔۔۔نہیں امی۔۔۔آپ ہی پتا نہیں کیوں اتنی سی بات کو طول دے رہی ہیں ۔۔۔۔“

”آج میں نے دیکھ لیا زوہان ۔۔۔۔ تم میری اولاد نہیں ہو۔۔۔۔تم اس گھٹیا عورت کی ہی اولاد ہو۔۔۔۔تم احسان فراموش ہو۔۔۔“وہ غصے سے کہتی ہوئی ی وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ان کے کہے الفاظ نشتر سے بھی زیادہ دلخراش تھے اس بیچارے کے ل ئے۔۔۔

اب تو سدرہ بیگم نے معمولی معمولی باتوں پر بھی لڑنا شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ آبجان کر زوہان کا جینا حرام کررہی تھیں۔۔۔۔وہ اکثر احد صاحب کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتیں۔۔۔انھیں اچھی طرح علم تھا کے زوہان کبھی بھی ان کی شکایت احد صاحب سے نہیں کرئے گا۔۔۔۔۔

تین چار مہینے اسی طرح گزر گئے۔۔۔۔زوہان کی اب برداشت سے باہر ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔سدرہ بیگم کا بات بے بات لڑنا۔۔۔۔

سدرہ بیگم لڑئی ی میں اکثر اسے اپنی ماں کے پاس جانے کا کہتیں۔۔۔۔آخر کار ۔۔۔زوہان ان کے روز روز کے طعنوں سے پریشان ہوکر ۔۔۔اپنا سارا سامان باندھ کر ۔۔۔اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔۔۔۔

جب یہ خبر حرین کو ملی ۔۔۔۔تو اس کا ننھا سہ دل کانچ کی طرح ٹوٹ گیا۔۔۔۔اسے یقین نہیں آیا کے زوہان نے شرط توڑ دی۔۔۔۔جبکے بیچارہ زوہان تو اس شرط کے بارے میں کوئی ی علم ہی نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

سدرہ بیگم نے سب سے جھوٹ کہ دیا کے وہ کافی عرصے سے اپنی ماں کے پاس جانا چاہ رہا تھا-----

انھوں نے روکنے کی بہت کوشش کی ---پر وہ ان سے لڑ کر چلا گیا-----

عدنان صاحب نے فورا ہی منگنی توڑ دی-----

زوہان کو بتایا گیا تھا کے حرین کی پڑھائی ی مکمل ہونے کے بعد شادی ہوگی ---- جس میں ابھی چار سال تھے----اس لئے اپنی منگنی ٹوٹنے سے بے خبر ---وہ اپنی امی کے پاس آرام سے رہنے لگا-----

*****_____*****

آج پشاور سے مہمان آرہے تھے۔۔۔۔بڑے چاچا کی بیٹی کی فیملی۔۔۔۔ صبح سے لاریب بیگم کام میں لگی تھیں۔۔۔۔

”ارے کام کی دشمن ۔۔۔اٹھ کر تھوڑا ہاتھ پاؤں ہلا لیجئے ۔۔۔ذرا شرم نہیں آرہی ۔۔ صبح سے ماں اکیلے کام میں لگی ہے۔۔۔اٹھ کر تھوڑا ہاتھ ہی بٹا دو۔۔۔نہیں ۔۔۔۔لگی پڑی ہے اپنے ناولز میں۔۔۔۔“لاریب بیگم کا خون کھول رہا تھا حریمین کو آرام سے بیٹھ کر سیل پر ناول پڑھتا دیکھ۔۔۔۔

”ارے اماں۔۔۔۔ابھی ابھی تو سارا گھر صاف کر کے بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔۔“وہ تیزی سے جوابی کاروائی ی کرنے لگی ۔۔۔۔

”ہاں ہاں۔۔۔۔ہمارا گھر تو محل ہے ناں۔۔۔۔“انھوں نے کھلا طنز کیا تھا۔۔۔جس پر وہ منہ بسور رہی تھی۔۔۔۔

"--اماں --- مہمان آگ ئی ے----"شعیب نے آکر اطلاع دی تو حرمین فورا اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے کھڑی ہوگ ئی ی تھی----

افراء نامی خاتون اپنے دو جوان بچوں کے ہمراہ گھر" اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ " میں داخل ہوئی یں----

اس خوبرو نوجوان کی نظر سب سے پہلے آتے ہی حرمین پر پڑی تھی---جو سادہ سے لباس میں بھی حُسن جھلکا رہی تھی----ایسا حُسن جو شاہد کی آنکھوں کو پہلی ہی نگاہ میں اپنی جانب متوجہ کرگیا تھا----اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی----

شاہد کی نگاہ کا مرکز حرمین بنی ہوئی ی تھی ---اس کی نگاہوں کی تپش وہ اپنے حسین چہرے پر محسوس کر پارہی تھی----وہ فورا ہی کچن کی جانب لپکی ----

ہائے ئے۔۔۔۔یہ تو جان نکال لے گا۔۔۔ایک تو کم بخت اتنا خوبصورت ہے۔۔۔اوپر "
سے دل چورا لینے والی مسکان کے ساتھ دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔ارے میرے دل ۔۔۔اپنی
اسپیڈ کو لگام دے ۔۔۔۔"حرمین اپنے دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے
بولی۔۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اس نے فورا خود کو نارمل کرنے کے ل ئ ے تین چار گلاس پانی کے چڑھا ل ئ ے تھے
۔۔۔۔

دوسری طرف عروسہ کی نگاہ شعیب پر آکر ٹک گ ئ ی تھی۔۔۔۔وہ پہلی ہی نظر میں
اسے دل دے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

جبکے شعیب صرف اسے مہمان کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

شاہد کب سے موقع تلاش کر رہا تھا۔۔۔ حریم سے بات کرنے کا۔۔۔۔

او۔۔۔سوری بھائی ی "عروسہ نے غلطی سے چائے دیتے وقت شاہد کے کپڑوں پر " گرا دی تھی۔۔۔۔

چل کوئی ی نہیں ۔۔۔۔یہاں واش روم کہاں ہے ؟؟" وہ لاریب بیگم کو دیکھ اپنی " پینٹ جھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

حریم بیٹا۔۔۔انھیں واش روم لے جاؤ۔۔۔"لاریب بیگم کی بات سنتے ہی شاہد کے " چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔۔

وہ تو جب سے آیا تھا حریم سے بات کرنے کا بہانا ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

"سنیں -- "

جی ؟؟" حرمین ابرو اچکا کر--- "

" لائٹ کا بٹن کونسا ہے ؟؟ "

لاسٹ والا" حرمین عجیب سی کیفیت کا شکار تھی----یہ پہلی بار تھا کے اس بھولی سی لڑکی کا دل اس کے قابو میں آ کر ہی نہیں دے رہا تھا----

او-کے---شکریہ "شاہد مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کر کے واش روم کی جانب بڑھ گیا---جبکے وہ ٹاول لے کر باہر کھڑی ہوگ ئی تھی----

یہ لیں۔۔۔"حریین نے ٹاول اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ "

" آپ پڑھتی ہیں ؟؟کون سی کلاس میں ہیں آپ؟؟۔۔۔ضرور میٹرک میں ہوں گی۔۔۔۔ہے ناں؟؟" شاہد نے مسکراتے ہوئے بات کی پہل کی تھی۔۔۔۔اس نے جسے ہی ٹاول لیا۔۔۔اس کا ہاتھ حریین کے ہاتھ سے مس ہوگیا۔۔۔۔

اس کا دھکتا لمس ۔۔۔ ہاتھ سے مس ہوتے ہی حریین نے چونک کر اپنا ہاتھ تیزی سے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔میں سیکنڈ ایئر میں ہوں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے جواب دینے لگی۔۔۔۔

" اوو۔۔۔دیکھنے میں تو آپ سولہ سال کی معلوم ہوتی ہیں۔۔۔۔۔"وہ فدا فدا انداز سے کہ کر۔۔۔۔ حریین کو شیشے میں اتارنے لگا۔۔۔۔

اچھا---"اس کا دل مسرت سے بھر آیا تھا---"

ویسے بہت خوبصورت ہیں آپ---"شاہد کے منہ سے اپنے لیے تعریفی الفاظ سن "
اس نے اپنا تھوک نگلا تھا---چہرے پر پسینے آنے لگے تھے---

---مجھے ام---اما---اماں بلا رہ---رہی ہیں" وہ بوکھلا کر بولی---اور تیزی سے "
باہر کی جانب بڑھ گ ئی----

اچھا سنیں---"وہ کمرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کے شاہد کی آواز پر اس "
کے پاؤں رکے----

جی؟؟---"وہ موڑ کر---- معصوم چہرے کے ساتھ پوچھنے لگی---"

آپ کا سیل نمبر مل سکتا ہے ؟؟" وہ لچک دار انداز میں --- "

کیوں ؟؟" وہ فورا ہی بول پڑی---- "

میں اپنے دوستوں کو فنی میسج سینڈ کرتا ہوں---تو آپ کو بھی کردیا کرؤں گا---"وہ لاپرواہی سے کہنے لگا---- "

اووو---اس ل ئ ے------جی ضرور--- "وہ بھولی سی لڑکی اس کے جھانسے میں آگئی تھی----اپنا سیل نمبر اسے دے دیا---- "

****_____*****

اب تو صبح شام میسجز پر باتیں ہونے لگیں۔۔۔آہستہ آہستہ حرین کے دل میں محبت کے جذبے نے جنم لے لیا۔۔۔وہ دل و جان سے شاہد کو چاہنے لگی۔۔۔۔

ایک بار ارشمان اسے پڑھا رہا تھا۔۔۔کے لاریب بیگم نے اسے کام سے کچن میں بلایا۔۔۔

"یہی مس ئی لہ ہوتا ہے گھر میں ٹیوشن پڑھنے میں۔۔۔اماں ہر دو منٹ بعد کسی کام سے بلا رہی ہوتی ہیں۔۔۔مگر قربان جاؤ ں میں اپنی اماں پر۔۔۔۔ماننا انھوں نے پھر بھی نہیں ہے۔۔۔کے میں بھی گھر کے کام کرتی ہوں۔۔۔۔"حرین منہ بسور کر منہ ہی منہ بڑ بڑا رہی تھی۔۔۔۔جسے سن ارشمان مسکرا دیا۔۔۔۔

"ایک منٹ روکیں۔۔۔میں ابھی آتی ہوں" حرین کچن کی جانب لپکی تھی۔۔۔

اسی دوران حریمن کے سیل پر میسج آیا----

میری جان" حریمن نے شاہد کا نام میری جان کے نام سے سیف کر رکھا "
تھا-----

ارشمان کی نگاہ جب اس نام پر پڑی ---تو میسج کھولے بغیر رہ نہ سکا----

میسج پڑھنے کے بعد ارشمان کا دماغ گھوم گیا تھا---اس نے باقی سارے میسجز بھی پڑھنا شروع کر دیے----

تم نے کس سے پوچھ کر میرا سیل لیا؟؟" حریمن اپنا سیل ارشمان کے ہاتھ میں " دیکھ ہڑبڑا گ ئی---تیزی سے آکر اپنا سیل اس کے ہاتھ جھپٹ لیا---اور غصیلے انداز میں پوچھنے لگی---

"میں نے تمھارے میسجز پڑھے ہیں۔۔۔"ارشمان کی آنکھیں غصے سے لال ہورہی تھیں ۔۔۔اس نے چباچبا کر کہا ۔۔۔۔

حرمین شرم سے پانی پانی ہوئے جارہی تھی اس کے سامنے۔۔۔۔

"میں نے کوئی ی غلط بات نہیں کی ہے۔۔۔۔ محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔۔اور محبت کرنا کوئی ی گناہ نہیں ہے۔۔۔"اگلے ہی لمحے وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہاں محبت کرنا گناہ نہیں۔۔۔۔پر ایک نامحرم سے اسطرح کی باتیں کرنا گناہ ہے۔۔۔۔تمھیں شرم نہیں آتی جب وہ محبت کے نام پر تمھارے جسم کے اعضاء کی

تعریف کرتا ہے؟؟------مجھے تو ان میسجز کو پڑھ کر بھی شرم آ رہی ہے-----اور تم اسے محبت کہ رہی ہو---"ارشمان بھپر کر حریمن کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولا----

"انسان محبت میں تعریف کرتا ہے---یہ ایک طرح کا اظہار محبت ہے-----آپ نہیں سمجھیں گے---آپ نے کسی سے محبت نہیں کی ناں---"حریمن کو شاہد کی محبت پر اندھا یقین تھا---ارشمان کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑنا اسے لرزا گیا تھا---مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنے وجود میں طاقت جمع کر----غصے سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی----

"ہوش کے ناخن لو لڑکی---محبت اور ہوس میں فرق ہوتا ہے--اسے پہچانو---اس سے پہلے دیر ہوجائے----اور اگر اتنا ہی یقین ہے تمھیں اس گھٹیا انسان کی محبت پر---تو کہو اس سے----رشتہ لے کر آئے------اور عزت سے اپنی بیوی بناکر ----پھر تمھاری جتنی چاہے تعریفیں کرے------اور رہی میری محبت کی بات ----تو اگر میں کسی سے محبت کرؤں گا---تو اسے نکاح کا پیغام بھیجوں گا---نہ کے جسمانی

تعریفوں پر مبنی میسجز۔۔۔۔"ارشمان نے غصے سے چنگھاڑتے ہوئے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھ جواب دیا۔۔۔اور ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

اس دن کے بعد سے ارشمان پڑھانے نہیں آیا۔۔۔عدنان صاحب نے اس سے وجہ بھی پوچھی ۔۔۔۔کے یوں اچانک اس نے پڑھانا کیوں چھوڑ دیا ہے۔۔۔مگر اس سمجھدار لڑکے نے حرین کی غلطی کا پردہ رکھا۔۔۔۔۔

****_____*****

ایک روز سارے گھر والے دعوت میں گ ئی ے ہوئے تھے ۔۔۔۔۔حرین نے میسج پر یہ بات پہلے ہی شاہد کو بتادی تھی۔۔۔۔کے اس کے گھر والے شادی میں جانے والے ہیں۔۔۔اور پیپرز کی وجہ سے وہ نہیں جاسکے گ ئی۔۔۔۔

شاہد کو یہ ایک سنہرا موقع لگا-----

وہ گھر میں اکیلی ----ساری کتابیں بکھیر کر بیٹھی تھی---"ہائے ئے ئے----ارشمان ---آج تم بڑے یاد آرہے ہو----کل پیپر ہے----اور میں نے کوئی ی تیاری نہیں کی---تم ہوتے تو ہر بار کی طرح سارے نوٹس اب تک تو میں رٹ چکی ہوتی---"حرین سر پکڑے ارشمان کو یاد کر رہی تھی----کے اچانک دروازے پر دستک ہوئی ی----

"اس وقت کون آگیا؟؟----اللہ کرئے ارشمان ہو----تھوڑی مدد ہوجائے گی----وہ نوٹس بنا کر دے دیں گے----ورنہ کل چیٹنگ پکی---"حرین اپنے کمرے سے نکل کر بڑبڑاتی ہوئی ی سیڑھیاں اتر رہی تھی ----

دروازہ کھولتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں---

"شاہد آپ ؟؟" وہ بے ساختہ بولی۔۔۔۔اس لمحے گھر میں کوئی ی نہ تھا۔۔۔اس ل ئی ے اندر بلانے سے ڈرنے لگی۔۔۔۔

"اندر آنے کا نہیں کہو گی ؟؟" شاہد نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"گھر میں کوئی ی نہیں ہے۔۔۔"وہ گھبرائے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔

"پتا ہے مجھے ۔۔۔ تبھی تو۔۔۔ تم سے ملنے آیا ہوں۔۔۔"یہ کہتا ہوا وہ خود ہی اندر گھنسا چلا آیا تھا۔۔۔۔

اوپر کی سانس اوپر

۔۔۔اور نیچے کی نیچے رہ گ ئی تھی۔۔۔۔۔

پر۔۔۔۔اس طرح آپ کا میرے ساتھ اکیلے گھر میں ہونا ٹھیک نہیں۔۔۔"حرین " گھبراہٹ کے ساتھ۔۔تیزی سے دروازہ بند کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔اسے ڈر لاحق تھا کے کوئی ی پڑوسی یا رشتے دار نہ دیکھ لے۔۔۔۔

او۔ہو۔۔۔۔میں بس ابھی تھوڑی دیر میں چلا جاؤں گا۔۔۔۔ ٹینشن مت لو۔۔۔۔اتنی دور سے صرف تمھاری خاطر آیا ہوں ۔۔۔۔ تمھیں دیکھنے۔۔۔۔اور تم ہو کے ۔۔۔بجائے خوش ہونے کے مجھے دیکھ کر منہ بنارہی ہو۔۔۔۔"شاہد خفگی بھرے انداز میں کہ کر اس کے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ سمجھا کرؤ۔۔۔ تم کمرے میں کیوں چلے آئے ہو؟؟۔۔۔۔دیکھو۔۔۔ہمارا اس طرح اکیلے گھر میں ملنا بلکل بھی ٹھیک نہیں ۔۔۔"حرین کے ہاتھ پاؤں مارے خوف کے جواب دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے برابر میں بیٹھنے کے ل ئی ے بلانے لگا۔۔۔۔۔"یار۔۔۔تم ڈرتی بہت ہو۔۔۔۔اتنی دور سے آیا ہوں۔۔۔کم از کم دل بھر کر دیکھ تو لینے دو۔۔پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"وہ بڑے پیار سے باتوں میں الجھانے لگا۔۔۔۔

"آجاؤ یار" اب اس نے حرین کا نازک ہاتھ خود ہی تھام لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی پوری طاقت سے حرین کو خود پر گرایا تھا۔۔۔وہ بے جان گڑیا کی مانند اس پر آ گرئ ی تھی۔۔۔

حرین کا پورا جسم خوف کے مارے ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔۔۔۔دوسری طرف شاہد کے ارمان مچل گ ئ ے تھے۔۔۔۔

حرین کی سانسوں کی مہک اسے تیزی سے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

حرمین کو اس لمحے اچانک ارشمان کی بات یاد آئی ی---- وہ ذرا بھی نہ بھکی----اور تیزی سے خود کو سمبھالتے ہوئے دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی ی غصے سے کھڑی ہوگ ئی----

یہ کیا بدتمیزی تھی ؟؟----اگر تمھیں واقعی مجھ سے محبت ہے---تو ایسی حرکت " کیوں کر رہے ہو-- جس سے میری عزت پر آنچ آئے؟؟------ابھی اٹھو فورا---اور جاؤ یہاں سے---اس سے پہلے کوئی ی آئے----" وہ اپنے کپکپاتے وجود---اور لرزتی ہوئی ی آواز کے ساتھ غصے سے بھپر کر بولی-----

اسے غصہ ہوتا دیکھنے کے باوجود شاہد ڈھٹائی ی کا اعلی مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارا مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑنے اور اپنی باتوں میں الجھانے کی کوشش کرنے لگا----

اگر اتنی ہی محبت ہے مجھ سے۔۔۔کے میرے بغیر رہ نہیں پا رہے۔۔۔۔تو جاؤ اپنے والدین کو لاؤ۔۔۔۔اور لے جاؤ اپنی دولہن بنا کر۔۔۔۔"ارشمان کے الفاظ اسے اپنے کانوں میں گونجتے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔۔۔۔جو اس کے ضمیر کو جھنجھوڑتے۔۔۔۔وہ الفاظ شاید دل کو لگ گ ئ ے تھے۔۔۔۔

اس ل ئ ے شاہد کی محبت بھری چکنی چپڑی باتیں بھی حریم کو الجھا نہیں پا رہی تھیں۔۔۔۔اس نے دو ٹوک انداز میں کہ کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا۔۔۔۔اور ساتھ ساتھ شاہد کے سارے ارمان ٹھنڈے کر ڈالے تھے اسے گھر سے باہر کا رستہ دیکھا کر۔۔۔۔۔

****______******

حریم نے ضد پکڑ لی تھی۔۔۔کے رشتہ لے کر آؤ۔۔۔۔۔

مگر شاہد ہر بار ٹال مٹول سے کام لیتا ---- کبھی کہتا تم لاڈو کی پلی ہو --- تم ہمارے ساتھ ناصر پور میں نہیں رہ سکو گی--- کبھی کہتا اماں کو راضی کررہا ہوں ---ہر بار اس کے پاس ایک نیا بہانا ہوتا تھا----

اچانک ایک دن افراء بیگم آئی یں ----شادی کی دعوت دینے ---

حریم پر دو تین ثانیوں کے لئے سکتہ طاری ہوگیا تھا---جب اس نے سنا کے شاہد کی شادی ہورہی ہے----

آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہنے لگے----

وہ مسلسل شاہد کو کال ملاتی رہی ----اس سے بات کرنے کے ل ئی ے----لیکن اس ظالم نے کال ریسیو نہ کی----اس نے میسجز بھی بھیجے----مگر کوئی ی ریپلائے نہ تھا----

ارشمان کو جب شاہد کی شادی کی خبر ملی تو وہ حریمین سے ملنے خود چلا آیا----

جیسے ہی وہ حریمین کے کمرے میں داخل ہوا---

حریمین روتے ہوئے اس کے سینے سے آلگی تھی----وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی----شاہد کے دھوکے نے اس کا نازک سہ دل کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھیر دیا تھا----

اس نازک کانچ کی گڑیا کا سینے سے آلگنا -----ارشمان کا دل ہلا گیا تھا---اس کی آنکھیں مارے شاکڈ کے پھٹ گ ئی یں تھیں---ایک انوکھے احساس نے اس لمحے دل میں جنم لیا---پورے وجود میں سنسنی برقی روح کی طرح پھیل گئ تھی-----

حرمین کا گلے لگنا-- ارشمان کے سارے دل کے تار چھیڑ گیا تھا---بڑی مشکل سے اپنے بکھرتے ہوئے جذبات پر قابو پاتے ہوئ ے ---اسے کندھے سے پکڑ کر خود سے دور کیا---وہ تو اپنے غم میں اس قدر ڈوبی ہوئ ی تھی کے ارشمان کا وہاں سے اچانک چلے جانا بھی اسے محسوس نہ ہوا----

صرف حرمین کی خاطر ارشمان نے شاہد سے بات کرنے کی ٹھانی---اور اسی مقصد کے تحت وہ پشاور)ناصر پور(چلا گیا---وہاں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں----

مجھے تم سے بات کرنی ہے حرمین کے حوالے سے ---"ارشمان نے موقع پاتے ہی " اس سے بات کرنی چاہی---

-

حرمین ؟؟---کون؟؟---ارے آپ لاریب انٹی کی بیٹی حرمین کی بات کررہے " ہیں؟؟---اس کے حوالے سے آپ کو کیا بات کرنی ہے مجھ سے ؟؟" شاہد تو حرمین کے متعلق بلکل اجنبیت کا اظہار کررہا تھا---

زیادہ انجان بنے کی اداکاری مت کرؤ --- سمجھے ----وہ وہاں رو رو کر ہلکان ہوئے " جارہی ہے---اور تم یہاں ---"ارشمان کے تن بدن میں آگ لگی تھی شاہد کی انجان بنے کی اداکاری دیکھ----وہ دانت پیستے ہوئے ابھی بول ہی رہا تھا---کے شاہد نے تیزی سے بات کاٹ دی----

دیکھو ارشمان ---میرا اس پاگل لڑکی سے کوئی ی واسطہ نہیں ہے---خواہ مخواہ پیچھے پڑ رہی ہے میرے--شادی کرلو شادی کرلو-----ارے ----ہزار بار کہ چکا ہوں -----نہیں کرنا تم سے شادی----پھر بھی جان کی ہٹلر بنی ہوئی ی ہے-----" اس کے الفاظ سن ارشمان آگ بگولہ ہوگیا تھا---

" جھوٹے مکار آدمی---پہلے اس بیچاری کو اپنی محبت کے جھوٹے جال میں پھنسایا اور اب اس کے بارے میں بکواس کررہا ہے---"ارشمان نے اس کا کالر پکڑ لیا تھا----

" میرا کالر چھوڑو ارشمان ---میں تمھیں مہمان ہونے کی وجہ سے عزت دے رہا ہوں -----اس ل ئی ے حدود میں رہو-----"شاہد اپنا کالر چھڑواتے ہوئے ---آنکھوں میں آنکھیں ڈال ---ڈھٹائی ی سے بولا----اس کی آنکھوں میں ذرا سہ پچھتاوہ یا شرمندگی نہیں تھی---کے اس نے بھولی حرمین کے جذبات کے ساتھ کھیلا----

وہ واقعی پاگل ہے۔۔۔جو اس نے تم جیسے گھٹیا لڑکے سے دل لگایا۔۔۔۔۔۔تم "
اس جیسی پیاری و پاکیزہ لڑکی کے قابل ہی نہیں تھے۔۔۔۔مجھے سچ میں تمھارے
لئے دوکھ ہورہا ہے۔۔۔"ارشمان نے اس کے کندھے پر طنزیہ تھپتھپاتے ہوئے کہا
اور خاموشی سے واپس چلا آیا۔۔۔۔۔

ارشمان کے آخری جملے شاہد کو اپنی تذلیل محسوس ہوئے۔۔۔۔۔وہ غصے سے تلملا اٹھا
تھا۔۔۔

اس بار جب حرمین کی کال آئی ی تو اس نے صرف حرمین کو تڑپانے اور ارشمان کے کہے
آخری جملوں کا جواب دینے کی نیت سے کال ریسیو کرلی۔۔۔۔

گھر میں مایوں کا فنکشن چل رہا تھا۔۔۔۔۔

میں سچ کہتا ہوں حریمن۔۔۔میری امی زبردستی شادی کروا رہی ہیں۔۔۔۔میرے دل میں صرف تم ہو۔۔۔۔اگر تم چاہو تو ہم آج رات ہی بھاگ چلتے ہیں۔۔۔۔ جب ہم ایک ہوجائی یں گے تو کوئی ی کچھ نہیں کرپائے گا۔۔۔بلکے مجبور ہوکر ہماری شادی کروادیں گے۔۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔تمھارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں آتا مجھے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔میری بات مان لو۔۔۔یہ آخری موقع ہے۔۔۔بھاگ چلو میرے ساتھ۔۔۔"شاہد اس بات سے باخوبی واقف تھا کے حریمن نہایت سیدھی و شریف لڑکی ہے۔۔۔۔۔اور اسے دل و جان سے چاہتی ہے۔۔۔۔اس ل ئی ے وہ اسکے جذبات سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں بول دو حریمن۔۔۔۔اس ارشمان کے آخری جملے خاک میں ملانے کے ل ئی ے تمھارا کام اتارنا ضروری ہے۔۔۔۔بڑا تمھاری پاکیزگی کا گیت گاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔بس تم ہاں کرؤ۔۔۔پھر دیکھو میں تمھارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔۔"اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقصاء تھی۔۔۔

نہیں -----میں مانتی ہوں ---مجھے تم سے بہت محبت ہے---مگر مجھے میرے والدین کی عزت بھی اتنی ہی پیاری ہے---میرے ابو نے مجھے بڑے نازوں سے پالا ہے---میں تمھاری محبت میں انھیں نہیں چھوڑ سکتی----اگر میں بھاگ گ ئی ی تو میرے ابو جیتے جی مر جائیں گے-----اور میری اماں ---ان کا کیا ہوگا ؟؟---وہ تو جیتی ہی مجھے دیکھ کر ہیں----اور میرا چھوٹا بھائی ی ---وہ کیسے معاشرے میں سر اٹھاکر چلے گا؟؟----نہیں------میں تمھارے ساتھ نہیں بھاگوں گی ---اگر تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہو---تو عزت سے میرے ہاتھ مانگو آکر میرے والدین سے----ورنہ ----- تمھیں شادی مبارک ہو---"حریمن نے اپنے آنسوں کو پونچھتے ہوئے فون رکھ دیا تھا-----

شاہد کے ارمان پر ایک بار پھر حریمن نے پانی پھیر دیا تھا----وہ ہاتھ مسلتا رہ گیا---

اس رات وہ بہت تڑپی۔۔۔کیونکے آخری موقع اپنے والدین کی عزت و محبت پر خود قربان کردیا تھا۔۔۔

آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال رہنے لگی تھیں۔۔۔پہلے زوہان کا منگنی توڑ کر بغیر کوئی ی وجہ کے چھوڑ کر چلے جانا اور اب شاہد کی شادی۔۔۔۔۔

وہ بری طرح ٹوٹ گ ئی تھی۔۔۔محبت سے اس کا یقین اٹھنے لگا تھا۔۔۔اب ڈائی جسٹ پڑھنے کا بھی دل نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

لاریب بیگم بہت پریشان رہنے لگیں تھیں اسے لے کر۔۔۔۔

ان کے آگن کی چہکتی ہوئی ی چڑیا اچانک بلکل خاموش ہوگ ئی ی تھی۔۔۔۔

شاہد کی شادی کی رات ---

وہ دیوانی جائے نماز پر بیٹھ کر روتی رہی----

باربار خود سے سوال کرتی ---کیا میں نے ٹھیک کیا اسے انکار کر کے؟؟-----

_____**

کچھ ماہ بعد ----

ارشمان نے حرمین کو ایک میسج کیا---جسے پڑھ کر وہ بری طرح چونک گ ئی--

ارشمان نے لکھا تھا۔۔۔"تمھارے پاؤں بہت خوبصورت ہیں حریمن۔۔۔کیا میں انھیں اپنے بچوں کی جنت بنا سکتا ہوں ؟؟ "

حریمن نے کبھی بھی ارشمان کو اپنے لائف پارٹنر کے روپ میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ تو اسے صرف اپنا کزن ۔۔ بھائی ۔۔۔یا دوست گمان کرتی تھی۔۔۔۔

حریمن نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔۔۔

مگر ارشمان نے اور لڑکوں کی طرح کوئی محبت کے دعوے نہیں کئے ۔۔۔بس اپنی والدہ کو رشتہ لے کر بھیج دیا۔۔۔۔

حریمن اس بات پر بہت ناراض ہوئی۔۔۔۔۔

جب یہ بات شاہد کے کانوں تک پہنچی تو اس نے حرمین کو کال کر کر کے تنگ کرنا شروع کردیا۔۔۔

تم دنیا میں کسی سے بھی شادی کرلو۔۔۔مگر اس بزدل سے مت کرؤ۔۔۔"شاہد کا " ارشمان کو بزدل کہنا حرمین کو الجھا گیا تھا۔۔۔۔

وہ بزدل نہیں ہے۔۔۔وہ رشتہ لایا ہے۔۔۔عزت سے مجھے اپنے نکاح میں لینا چاہتا " ہے۔۔۔یہ کام بزدل نہیں کرسکتے۔۔۔۔"حرمین نے دوٹوک انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

وہ بزدل ہی ہے۔۔۔۔تمھیں نہیں پتا۔۔۔۔میں نے کہ دیا۔۔۔تم اس سے شادی " نہیں کرؤ گی۔۔۔"شاہد ارشمان سے جلا بیٹھا تھا۔۔۔۔اس ل ئ ے نہیں چاہتا تھا کے ارشمان اور حرمین کی شادی ہو۔۔۔۔

میرے والدین نے ہاں کردی ہے پھوپھو سے-----اور میں اپنے والدین کے فیصلے کے خلاف نہیں جانے والی----"حرمین نے غصے سے کہ کر اپنا سیل سوئچ آف کر دیا تھا----

🌹🌹*****_____****🌹🌹

آج وہ ارشمان کی دولہن بنے اس کے کمرے میں بیٹھی تھی------وہ مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا----

اس رات کے ایک لڑکی ڈھیروں سپنے سجاتی ہے-----

لیکن حرمین کی آنکھوں میں کوئی ی خواب نہ تھا----اس کی آنکھوں میں صرف خفگی تھی---کے اس کے انکار کے باوجود ارشمان نے رشتہ کیوں بھیجا----

ناراض ہو ؟؟" وہ اس کا حسین چہرہ تھوڑی سے انگلی ٹکا کر اونچا کرتے ہوئے " بولا---

میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی ---پھر کیوں ؟؟" وہ الجھی نگاہ سے اسے " تکتے ہوئے استفسار کرنے لگی----

کیونکے محبت ہوگئی تھی مجھے تم سے---"ارشمان نے نہایت سادہ سے انداز میں " اظہار محبت کیا----

محبت ؟؟---مجھے اس لفظ سے بھی اب نفرت ہونے لگی ہے---لوگ دھوکا " دیتے ہیں اس لفظ کو ادا کر کے----شاید لوگ جانتے ہی نہیں اس لفظ کا مطلب کیا ہے-----"اس کا تو جیسے محبت سے اعتبار ہی اٹھ گیا تھا----

ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے ۔۔۔تو تم مجھے مہلت دے دو ۔۔۔۔ہم دوست بن کر رہیں گے۔۔۔جب تک تم نہیں چاہوگی کے ہمارا رشتہ آگے بڑھے ۔۔۔۔۔۔پر ساتھ ساتھ اپنے دل میں محبت نامی شہ پر اعتبار قائم رکھو۔۔۔کیونکے میں نے محسوس کیا ہے اس جذبے کو۔۔۔۔تم نہیں جانتیں۔۔۔۔اس جذبے سے سرشار ہوکر۔۔۔میں صرف تمھاری خاطر اس شاہد سے بات تک کرنے گیا تھا۔۔۔۔پر اس سے بات کرنے کے بعد مجھے وہ تمھارے قابل نہیں لگا۔۔۔" ارشمان کی آنکھوں میں رومانیت برس رہی تھی۔۔۔وہ اپنی خوبصورت دولہن پر نظریں ٹکائے محبت سے چور لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

" تمھیں وہ میرے قابل نہیں لگا ؟؟۔۔۔عجیب۔۔۔۔میں پوچھ سکتی ہوں۔۔۔تمھیں وہ میرے قابل کیوں نہیں لگا؟؟۔۔۔" حرمین ابرو اچکاکر جواب کی منتظر تھی۔۔۔۔

" سوال غلط کیا ہے تم نے ۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اچھا---تو پھر صحیح سوال کیا ہے تم بتادو---"

سوال یہ کرؤ جانی ---کے تمھارے قابل میری نظر میں کون ہے----"وہ دونوں "
باہیں اس کے کندھے پر ڈالتے ہوئے بڑے پیار سے گویا ہوا----

اس کی کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی حرمین نے فورا اسکے دونوں ہاتھ ہٹائے تھے---اور گھور کر دیکھنے لگی----

وہ اپنی اس جرت پر ذرا بھی شرمندہ نہ تھا----

کون ہے ؟؟" اب وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی---"

"میں ---اور کون ----بے وقوف لڑکی --"اس نے مسکراتے ہوئے اپنی پیشانی اس کی روشن پیشانی سے ٹکرا دی تھی---

"چُچ مت کرؤ ----"وہ دوٹوک انداز میں بولی----

"اچھا بابا نہیں کررہا ---پر اتنا ظلم نہ ڈھاؤ مجھ غریب عاشق پر---ذرا مجھے میری دولہن کو دیکھ تو لینے دو ---"ارشمان نے مسکراتے ہوئے کہ کر اس کا دوپٹہ جو پنوں سے سیٹ تھا وہ اتارا تھا-----

اب حرمین اس کی نگاہوں کی تپش سے اپنے وجود کو پگھلتا ہوا محسوس کررہی تھی----

رات بھر کیا ایسے ہی دیکھتے رہو گے ؟؟" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔۔اس کی رومانیت بھری نظریں اسے نروس کررہی تھیں۔۔۔۔۔اپنے نروس ہونے کو وہ جھنجھلاہٹ سے کور کررہی تھی۔۔۔۔

"بلکل۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے جواب دینے لگا۔۔۔۔۔

"ارشمان تم پاگل ہوگئے ہو۔۔۔"وہ خفگی سے کہتی ہوئی اپنے بوندے اتارنے لگی۔۔۔۔

"لاؤ میں مدد کردیتا ہوں۔۔۔"ارشمان نے جیسے ہی اس کے کان کی لو کو مس کیا ۔۔۔اس ستمگر کا دہکتا لمس حرمین کے پورے وجود میں کرنٹ دوڑا گیا۔۔۔

میں خود کرلوں گی ۔۔"یہ کہتے ہوئے حریین تیزی سے اس سے دور ہٹ کر بیٹھی "
تھی۔۔۔۔۔جس پر وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹی تو ارشمان بھی بلکل اس سے لگ کر لیٹ گیا۔۔۔

تم یہاں کیوں سورہے ہو ؟؟؟۔۔۔"وہ فورا ہی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔ "

"کیونکے یہ میرا بیڈ ہے ۔۔۔۔ "

"جی نہیں ۔۔۔۔یہ میرے ابو نے دیا ہے۔۔۔۔ "

ہاں ---تو---- تمہارے ابو نے تمھیں اکیلے سونے کے ل ئی ے تھوڑی دیا ” ہے---چاہیے تو پوچھ لو ان سے-----“وہ اپنی کونی بیڈ پر ٹکا کر---- اپنا حسین چہرہ ہاتھ کے بنے پیالے میں رکھ--- مسکراتے ہوئے جوابی کاروائی کرنے لگا----

تم زیادہ اسمارٹ مت بنو ---“وہ دانت پیستے ہوئے بولی---- ”

جو میں ہوں ---وہ بنے کی کیا ضرورت ؟؟“ وہ مسکراتے ہوئے اسے مزید ” چڑھانے لگا----

میں تمھارے ساتھ ایک بیڈ پر نہیں سونے والی ---“وہ بھرم سے اعلانیہ کہنے ” لگی---

ٹھیک ہے---تو اپنا بستر نیچے کرلو---"وہ لاپرواہی سے کہتا ہوا اس کے چہرے کے زاویے دیکھنے لگا----جو اس کی بات سن کر--- اب غصے سے--- اسے کھا جانے والی نگاہ سے تک رہی تھی----

" میں کیوں نیچے سونے لگی ؟؟----تم نیچے سو گے---کیا تم نے کبھی ناولز نہیں پڑھے ؟؟------ہیرو ہمیشہ ہیروین کے لئے بیڈ چھوڑ دیتا ہے----تاکہ وہ آرام سے سوئے----"

" نہ بابا نہ----میری کمر میں درد ہوجائے گا----مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تمھارے ساتھ بیڈ شئیر کرنے میں----تمھیں اعتراض ہے----تو تم نیچے جاکر سو---میں کیوں خوہ مخواہ ہیرو بن کر کمر میں درد برداشت کروں---مجھے تو ویسے بھی ہیروین والی منہ ہی نہیں لگا رہی ---"وہ منہ بسورتے ہوئے --- معصوم سہ چہرہ بنائے شکوہ کرنے لگا----

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے---میں نے تو نہیں کہا تھا رشتہ بھیجنے کے لیے---خودی لائے تھے تم---اب برداشت کرؤ---اور نیچے جاکر سو---"وہ بھی بچوں کی طرح اڑگ ئی ی تھی---

میں تو سو رہا ہوں ---جسے زیادہ پریشانی ہے---وہ اپنا انتظام خود کرے" لاپرواہی سے کہتے ہوئے وہ پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا---اور آنکھیں بند کرکے جان بوجھ کر خراٹے لینے لگا----

ارشمان اٹھو---اٹھو----ورنہ ----میں نے تمھیں نیچے پھینک دینا ہے---"وہ اسے پیچھے کی جانب دھکیلتے ہوئے بولی----

جگہ دو یار۔۔۔"وہ بھی ضدی تھی ۔۔اسے ایک سائیڈ میں کر کے آخرکار اپنے سونے کے لئے جگہ بنا ہی لی تھی۔۔۔۔

"بدتمیز کہیں کا۔۔۔۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اسی سے لگ کر سو گئی تھی۔۔۔۔۔

"تم تو واقعی بہت خوبصورت ہو۔۔۔"اس کے سوتے ہی ارشمان نے آنکھیں کھول لی تھیں۔۔۔۔اس کے حسین چہرے پر اپنا ہاتھ رکھے محبت سے چور لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔پھر پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

"تم کیا کررہے ہو؟؟" اس کے بوسہ لیتے ہی حرمین کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔وہ دھڑکتے دل اور تھمی تھمی سانس کے ساتھ اسے اپنے بے انتہا نزدیک دیکھ آنکھیں بڑی کرتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

سوری---پر مجھ میں اتنا صبر نہیں ہے---"یہ کہتے ہی وہ اپنی دولہن پر جھک گیا "

اسے احتجاج کرنے کا ارشمان نے موقع ہی نہیں دیا تھا-----

****____*****

ارشمان حرمین کو بہت خوش رکھنے لگا---لیکن اس خوشی کو اپنوں کی ہی بری نظر لگنے لگی----

حرمین کی ساس نے اب اسے بات بے بات ذلیل کرنا شروع کردیا تھا---ساتھ ساتھ نندیں بھی تنگ کرنے لگی تھیں---

وہ بہت نازو کی پلی تھی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود ارشمان کی ماں بہنوں کے سارے کام بنا اف کئے کرتی ۔۔۔۔۔۔۔

پورا دن کام کروانے کے باوجود وہ اسے کھانا نہیں دیتیں تھیں۔۔۔ساتھ ساتھ منگنی ٹوٹنے کے طعنے بھی دینا شروع کردئیے تھے۔۔۔۔

ارشمان نے بہت کوشش کی اپنی والدہ اور بہنوں کو سمجھانے کی ۔۔۔۔مگر ایسا ممکن نہ ہوسکا۔۔۔۔۔

____**

وہ کمرے میں داخل ہوا ۔۔۔تو وہ پھوٹ پھوٹ کر بیڈ پر بیٹھی روتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

کیا ہوا ؟؟---سب خیرت تو ہے ؟؟--امی نے پھر کچھ کہا کیا؟؟" وہ پریشان ہوکر استفسار کرنے لگا----

"پھوپھو کہہ رہی ہیں ---ضرور مجھ میں کوئی ی خرابی تھی تبھی زوہان نے رشتہ توڑ دیا---کیا واقعی تمھیں بھی ایسا لگتا ہے ؟؟" وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی---

"نہ بابا نہ----ایسا کچھ نہیں ہے----تم بھی کہاں امی کی باتوں کو دل سے لگا کر رونے لگیں----ان کی باتوں پر دیھان نہ دیا کرؤ---"وہ اسے سینے سے لگاکر بڑے پیار سے چپ کرانے لگا-----

اب ارشمان کی برداشت بھی جواب دینے لگی تھی----

حریمین کی آنکھوں میں آنسو اس عاشق کو ہرگز قبول نہ تھے----

اس نے الگ گھر لینے کی سوچ لی----

🌷🌷****____*****🌷🌷

عروسہ شعیب کو بہت پسند کرتی تھی---یہی وجہ تھی کے عروسہ کے والد نے ایک رشتے دار سے کہ کر رشتہ اٹھوانا چاہا---مگر شعیب نے صاف انکار کردیا-----

عروسہ نے خود بھی ایک دو بار شعیب سے رابطہ کیا---مگر وہ اچھا لڑکا تھا---اسے پسند نہیں تھی ---اس ل ئے صاف انکار کردیا----بجائے ٹال مٹول سے کام لینے یا اس بیچاری کے دل سے کھیلنے کے----

*****_____******

تم نے سنا ؟؟---"لاریب بیگم نے حرمین کو کال پر مصالحے دار نیوز دینے والے انداز میں سنسنی پھیلاتے ہوئے کہا----"

" کیا اماں ؟؟ "

وہ شاہد ہے ناں ---اس نے ایک دو لڑکیوں سے بدفعلی کی ہے----اسے کل پولیس پکڑنے آئی ی تھی---- "لاریب بیگم نے جیسے اس کے سر پر بم پھاڑ دیا ہو----اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا اپنے کانوں کی سماعت پر----

" اماں یہ تم کیا بول رہی ہو؟؟ "

ارے سچ بتا رہی ہوں۔۔۔راتوں رات افراء نے اسے باہر ملک بھیج دیا ”

“ہے۔۔۔۔کیونکے اگر یہاں رہا تو ان لڑکیوں کے والدین اسے جان سے مار دیں گے۔۔۔

اماں۔۔۔مجھے تو یقین نہیں آرہا۔۔۔۔شاہد اتنا گندا تھا۔۔۔“اس کی آنکھوں میں آنسو ” آگ ئی ے تھے۔۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔کے شاہد اتنا ذلیل و گھٹیا لڑکا نکلے گا۔۔۔۔

آج اس نے شکرانے کے نوافل ادا ک ئی ے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے رب کی بڑی شکر گزار تھی کے اسے شاہد جیسے جانور سے بچالیا۔۔۔۔

_____*

ارشمان کمرے میں داخل ہوا تو وہ بھاگتی ہوئی ی آکر سینے سے لگی تھی----

آج پہلی بار اس نے ارشمان کو بڑی گرم جوشی سے اپنے حصار میں جکڑا تھا کے وہ حیران و بے یقینی سی کیفیت میں پڑھ گیا تھا-----

"آج کیا ہوا ہے ؟؟--- مجھ پر اتنی کرم نوازی کیوں ؟؟---"اس نے بیگ بیڈ پر ڈال کر--- فورا ہی اسے باہوں میں بھر لیا تھا---

"بس ---پیار آرہا ہے تم پر---"وہ مسکراتے ہوئے سینے سے لگ کر کہنے لگی----

"ہائے---اللہ کرئے اتنا پیار روز آجایا کرئی ے----"وہ شوخی سے کہتا ہوا اس کی پیشانی کا بوسہ لینے لگا-----

****_____*****

ارشمان نے ایک الگ گھر لے لیا تھا۔۔۔جہاں وہ دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے۔۔۔۔

ان دونوں کو خدا نے پہلے بیٹا اور پھر ایک پیاری سی بیٹی سے نوازا۔۔۔۔

"حرمین۔۔۔۔میں تم سے کب سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔ "
دعوت میں ایک لڑکے نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔۔۔۔جب وہ پیچھے موڑی تو زوہان کو دیکھ کافی حیران ہوئی ی۔۔۔۔۔۔

"زوہان بھائی ی آپ ؟؟۔۔۔ "

"مجھے تمھیں کچھ بتانا تھا۔۔۔۔ "

" پر مجھے آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنی "

" یار --میں بے قصور ہوں ---ایک بار میری بات تو سن لو ---پلیز----"اس کے التجائی ی انداز میں کہنے کی وجہ سے حرین اسکی بات سننے پر مجبور ہوگ ئی ی----

اس نے حرین کو بتایا کے اسے شرط والی بات بلکل نہیں پتا تھی----ورنہ وہ کبھی اس شرط کو ٹوٹنے نہ دیتا----ساتھ ساتھ اس نے بتایا کیسے سدرہ بیگم نے اسے گھر سے نکالا تھا----یہ سب سن کر حرین کو بہت دوکھ ہوا----

" میں نے تم سے بہت محبت کی ہے---اور اب بھی کرتا ہوں--اگر--"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے حرین تیزی سے بیچ میں بول پڑی---

میں اب شادی شدہ ہوں اور دو بچوں کی ماں ہوں۔۔۔میرا گھر میری جنت ہے۔۔۔۔اور میں ارشمان سے بہت محبت کرنے لگی ہوں ۔۔۔۔اس ل ئ ے میرے پاس تمھیں دینے کے ل ئ ے سوائے ہمدردی کے کچھ نہیں۔۔۔۔تم بھی آگے بڑھو زندگی میں۔۔۔۔او۔کے۔۔۔" وہ مسکراتی ہوئی ی کہ کر ارشمان کے پاس آکر کھڑی ہوگ ئ ی۔۔۔جو اس لمحے اپنی گود میں۔۔۔ اپنے دونوں بچوں کو ل ئ ے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

میڈم یہ دونوں سو چکے ہیں۔۔۔۔اب بائیک چلانے میں بہت مشکل ہوگی۔۔۔۔"ارشمان نے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

"تو ان دونوں کو ابو کی کار میں لیٹا دو۔۔۔۔ہم بائیک پر چلتے ہیں۔۔۔۔۔"

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔ویسے بھی ماموں کی کار خالی ہے۔۔۔"

وہ دونوں بائیک پر گھر واپس آرہے تھے----

ارشمان آئی ی لوو یو---"اس کے محبت سے کہتے ہی ارشمان مسکرایا تھا----

"آئی ی لوو یو ٹو جانی--"

"تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کے میں زوہان سے کیا بات کررہی تھی"

مجھے پوچھنا ٹھیک نہیں لگا---اگر کوئی ی ضروری بات ہوگی تو تم مجھے خود بتادو گی---یہ یقین ہے مجھے"ارشمان کا اندھا اعتماد اسے اپنی محبت میں روز بہ روز جکڑ رہا تھا---وہ اسکا جواب سن مسکرانے لگی----

تم بہت اچھے ہو"وہ فدا فدا لہجے میں بولی----"

تمھارے ناولز کے ہیرو سے بھی زیادہ ؟؟" وہ بڑے اشتیاق سے جواب کا منتظر تھا

ان کا اور تمھارا کیا مقابلہ---- تم ریل لائف ہیرو ہو میری جان -----اور تم جیسا ساتھی قسمت والوں کو ملتا ہے----میں بہت خوش نصیب ہوں کے مجھے تم ملے----"وہ محبت سے چور لہجے میں کہنے لگی-----

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank